مشہور جاسوس شرلک ہومز

کا

ایک حیرت انگیز جاسوسی افسانہ

عجیب و غریب واقعات عقل کو دنگ کرنے

والی ترکیب۔ جاسوسی کا کمال۔

مترجمہ کلام صاحب بی اے

جسے باخذ حقوق ترجمہ منیجر ناول ہوس

لکھنؤ نے شائع کیا

بار اول ۱۰۰۰ جلد

قیمت ۶/

مطبوعہ انڈین پریس لکھنؤ

۱۹۴۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از

کلام بی اے

پبلشر صدیقی بک ڈپو، امین آباد، لکھنؤ

ڈاکٹر ہکس ڈیل

بیٹھے بیٹھے طبیعت گھبرائی معمولی کام روزمرہ آتے جاتے ہی تھے لیکن عرصہ دراز سے کوئی ایسی بات پیش نہین آئی تھی کہ دماغ مین گرمی دل مین فکر اور رگ و ریشہ مین سرگرمی پیدا ہو۔ وہی زمین تھی وہی آسمان۔ وہی بیکر اسٹریٹ کے کمرے تھے اور وہی ہم۔ لیکن آخر کب تک یہ طلسم سکون کبھی ٹوٹنا تو چاہیئے۔ قدرت رد عمل کرتی ہے اور کر کے رہی اور ع

مردے از غیب برون آید و کارے بکند

کی دقیانوسی کہاوت صادق آئی۔

مین اور میرے دوست ہومس اپنے دفتر واقع بیکر اسٹریٹ مین بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے مین خدمت گار نے ایک ملاقاتی کارڈ لاکر پیش کیا جسپر درج تھا۔

ڈاکٹر تھارنیکرافٹ ہکس ڈیل ایم اے پی ایچ ڈی وغیرہ وغیرہ۔ الغرض وہ ملاقاتی کارڈ جو ڈاکٹر صاحب سے چند منٹ پیشتر کمرہ کے اندر پہونچا نامبردہ کے القاب و خطاب کا ایک تاریخی نمونہ تھا جس طرح ہندوستان کے بعض شہرت پسند اور نمایش کے دلدادہ مولوی ملا نے اپنے نامون کے آگے پیچھے "مولانا، مولوی، صوفی، حکیم، حافظ، قاری، حاجی ... چشتی نقشبندی، قادری، سہروردی، نظامی وغیرہ وغیرہ" لگا لیتے ہین اسی طرح ڈاکٹر صاحب کے نامون کے آگے پیچھے اسقدر القاب و خطابات تھے کہ تقریباً نصف حروف تہجی ختم ہو گئے تھے۔ اور وہ چھوٹا سا غریب کارڈ اتنی گنجایش نہ رکھتا جسپر وہ تمام امتیازات عقلی و نقلی بخط خفی یا جلی سما سکین اس لئے مجبوراً بوجہ عدم گنجایش وغیرہ وغیرہ کرکے ختم کیا گیا تھا۔ کارڈ کے پیچھے پیچھے خود ڈاکٹر صاحب قبلہ کمرہ کے اندر نازل ہوئے۔ تن و توش کے لحاظ سے آپ اچھے خاصے پنجاب کے مشہور پہلوان کیکر سنگھ تھے۔ بلکہ قد و قامت کے لحاظ سے اگر آپ کو بیبل سنگھ یا برگد سنگھ کہا جائے تو کچھ بیجا نہوگا۔ ڈاکٹر صاحب زبردست کلے جبڑے اور ہاتھ پاؤں کے آدمی تھے۔ دیکھنے مین نہایت

ہومس اور سنجیدہ نظر آتے تھے لیکن سب سے پہلی حرکت جو کمرہ میں داخل ہوتے ہی آپ سے سرزد ہوئی وہ یہ تھی کہ آپ کے پاؤں ڈگمگائے سر چکرایا۔ آنکھوں میں اندھیرا آیا۔ وہ سنبھلنے کے لئے میز پر جھکے لیکن پکڑ نہ سکے اور باین قد و قامت و باین تن و توش و ریش و فش و توند مبارک فرش پر دراز ہو گئے اور اُن ریچھ کی کھالوں پر جو فرش پر بچھی ہوئی تھیں چاروں شانے چت گر کر زمین ناپنے لگے اور بیہوش ہو گئے۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ حال دیکھتے ہی ہم لوگ سٹ پٹا کر کھڑے ہو گئے۔ مسٹر ہومس میری اور میں اُن کی صورت کو تکتے تھے۔ اور حیران تھے کہ یہ ڈھول کا ڈھول تن و توش اسقدر ضعیف و کمزور کیسے نکلا معلوم ہوتا تھا کہ زندگی کے پُر از آلام و مصائب بحر ناپیدا کنار میں ڈاکٹر صاحب کی کشتی حیات طوفانی ہو گئی ہے۔ اور مصیبتوں اور رنج و غم کی موجوں کے تھپیڑوں نے انکا یہ حال کر دیا ہے۔

مسٹر ہومس جھپٹ کر ایک نرم سا تکیہ لائے اور ڈاکٹر صاحب کا سر اُٹھا کر اس کے نیچے رکھ دیا۔ اور میں نے برانڈی کی بوتل لا کر ایک گھونٹ اُن کے حلق میں ٹپکایا۔ ڈاکٹر صاحب کا بھرا بھرا چہرہ اس وقت بے انتہا تفکرات اور پریشانیوں کا پتہ دے رہا تھا۔ آنکھیں گڑ گئی تھیں حلقوں میں سیاہی بھر گئی تھی۔ اور جسم کی جھریاں بقول میر انیس مرحوم و مغفور، جامۂ ہستی کی چنی ہوئی آستینیں، نظر آ رہی تہیں۔ کالر اور کف سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ دور کا سفر کر کے تشریف لائے ہیں سر کے بال پریشان اور ژولیدہ ہو رہے تھے۔ الغرض جو شخص اس وقت ہمارے سامنے مُردوں کے بھیلے کی طرح پڑا ہوا تھا وہ عجیب مصیبت میں مبتلا نظر آتا تھا۔

ہومس۔ واٹسن! یہ کیا معاملہ ہے؟

میں۔ تاب و توان نے جواب دے دیا ہے اور بہت ممکن ہے کہ فاقہ کشی اور تکان کیوجہ سے یہ نوبت پہونچی ہو دیکھئے میں نبض دیکھتا ہوں۔

میں نے ڈاکٹر کی نبض پر ہاتھ رکھا جو بہت ہی سُست چل رہی تھی معلوم ہوتا تھا کہ چراغ کا تیل جل چکا ہے اور چشمہ حیات کا پانی جلد خشک ہونے والا ہے۔

ہومس نے ڈاکٹر صاحب کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک ریلوے ٹکٹ نکالا۔

ہومس۔ شمالی انگلستان کے شہر میکلٹن سے لندن تک۔ ایسی کا ٹکٹ ہے اور چونکہ ابھی تک ۱۲ نہیں بجے ہیں اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صاحب بہت سویرے سے چلے ہونگے۔

اتنے میں ڈاکٹر صاحب نے آنکھیں کھولیں اور ہماری طرف دیکھا۔ پھر اس کے بعد فوراً ہی ڈاکٹر صاحب ہوش میں آکر کھڑے ہوگئے۔ اس وقت شرم و لحاظ کی وجہ سے ان کے چہرہ پر ایک خفیف سی سرخی نمودار ہوگئی تھی۔

ڈاکٹر۔ معاف فرمایئے مسٹر ہومس! میں بالکل خستہ و ماندہ ہوگیا ہوں جسم میں جان نہیں رہی۔ اس وقت اگر آپ مجھے ایک پیالی دودھ اور ایک بسکٹ عنایت فرماسکیں تو میں بیحد ممنون ہوں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے میری طبیعت قطعی درست ہوجائے گی۔ میں اس وقت یہاں خود اس لئے آیا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلے چلیں گے۔ مجھے خیال گذرا تھا کہ اگر میں نے آپ کو بذریعہ تار طلب کیا تو شاید آپ میرے معاملہ کی اہمیت کا احساس نہ فرمائیں اور آنے میں تغافل سے کام لیں۔

ہومس۔ جب آپ کو پوری طرح افاقہ ہوجائے گا تو ۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر۔ نہیں میں اب بالکل اچھا ہوگیا ہوں۔ سمجھ میں نہیں آتا مجھ پر اسقدر ضعف کیوں طاری ہوا۔ مسٹر ہومس میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اگلی ٹرین سے میکلٹن تشریف لے چلیں۔

یہ کہکر میرے دوست نے سر ہلاکر انکار کیا اور کہا۔

ہومس۔ میرے رفیق طریق ڈاکٹر واٹسن! آپ کو بتاسکتے ہیں کہ میں آجکل کسقدر عدیم الفرصت ہوں۔ ایک تو میں اس وقت فیررس والے معاملہ کی تحقیقات میں پھنسا ہوا ہوں دوسرے ایبرگاونی والا مقدمۂ قتل پیش ہونے والا ہے۔ جب تک کوئی نہایت ہی اہم اور سخت ضروری معاملہ نہ ہو اس وقت تک میں آج کل لندن سے کہیں نہیں جاسکتا۔

ڈاکٹر۔ اہم اور ضروری! کیا آپ نے ابھی تک نواب صاحب ہولڈرنیس کے اکلوتے لڑکے کا حال نہیں سنا جس کو کوئی شخص بھگا لے گیا ہو۔

ہومس۔ ہائیں! کیا وہ جو اس سے پہلی گورنمنٹ میں وزیر تھے۔

ڈاکٹر۔ جی ہاں وہی۔ ہم نے تو ہرچند کوشش کی کہ یہ معاملہ اخباروں میں چھپنے نہ پائے اور طشت ازبام نہ ہو لیکن نہ معلوم کیونکر ہوا کہ کل رات اخبار "گلوب" میں اس کی افواہ نکل ہی گئی۔ میں نے تو یہ خیال کیا تھا کہ شاید یہ خبر آپ کے گوش گذار بھی ہوئی ہو

مسٹر ہومس نے اپنا لمبا اور تپلا ہاتھ بڑھایا اور الماری سے انسائیکلوپیڈیا کی وہ جلد اتاری جس میں حرف (د) درج تھا۔ اور [illegible] ہولڈرنیس [illegible]

ہولڈرنیس۔ چھٹا نواب [illegible] ۔ گویا [illegible]

ارل آف کارسٹن (وغیرہ وغیرہ ایک طویل فہرست) سنہ ۱۹۰۱ء سے لارڈ لفٹننٹ آف ہالامشائر ۱۸۸۸ء
مین سر چارلس اپیل ڈور کی صاحبزادی ایڈیتھ سے شادی ہوئی جس کے بطن سے اکلوتا لڑکا لارڈ
سالٹائر پیدا ہوا۔ دو لاکھ ۵۰ ہزار ایکڑ اراضی کے مالک ہین۔ لنکا شائر اور ویلز مین کانین بھی ہین

پتہ:۔ کارلٹن ہاؤس ٹیرس۔ ہولڈرنیس ہال ہالامشائر۔
کارسٹن کاسل بینگور ویلز
سنہ ۱۸۶۲ء مین لارڈ امیرالبحری رہے ۱۸۸۵ء مین وزیر..................

ہومس۔ نواب کیا ہو گویا ملک معظم کی رعایا مین سب سے بڑا آدمی ہے۔

ڈاکٹر۔ نہ صرف سب سے بڑا بلکہ سب سے متمول شخص ہے۔ مسٹر ہومس اگرچہ مین یہ خوب جانتا ہون کہ بہ لحاظ پیشہ ور سراغرسان ہونے کے آپ کے خیالات نہایت بلند ہین اور آپ کام کو بھی کام کی طرح سے کرتے ہین لیکن بایں ہمہ مین یہ عرض کر سکتا ہون کہ حضور نواب صاحب بہادر نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص یہ بتادے کہ اُن کا لڑکا کہان ہے اُس کو پانچہزار پونڈ انعام دیا جائے گا۔ علاوہ ازین ایک ہزار پونڈ کا چک اُس شخص کو دیا جائے گا جو اُس شخص یا اُن اشخاص کے نام بتائے جو لڑکے کو بھگا لے گئے ہین۔

ہومس۔ واقعی میرے خیال مین تو یہ ایک شاہانہ انعام ہے شمالی انگلستان مین ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ضرور چلنا چاہیئے۔ اچھا تو جناب ڈاکٹر صاحب قبلہ! جب آپ یہ دودھ اور بسکٹ نوش جان فرمالین تو از راہ مہربانی تمام واقعات من و عن ارشاد فرمائیے یعنی کیا ہوا کیونکر ہوا اور یہ بھی بتائیے کہ میکلٹن کے قریب جو مدرسہ خانقاہیہ ہے اس کے ڈاکٹر ہکسٹیبل صاحب کو اس معاملہ سے کیا تعلق ہے۔ اور یہ بھی بتائیے کہ آپ میری ناچیز خدمات حاصل کرنے کی غرض سے آج تین دن بعد کیون تشریف لائے ہین۔ معاف فرمائیے مین نے تین دن کا تعین اس وجہ سے کیا ہے کہ جناب کا خط بڑا ہوا ہے اور یہ تین دن سے کم کا معلوم نہین ہوتا۔

الغرض ڈاکٹر صاحب نے وہ دودھ اور بسکٹ نوش جان کیا۔ پیٹ مین پڑتے ہی آنکھون مین نور اور دل مین سرور پیدا ہوگیا۔ چہرہ پر رنگ اور جسم مین چستی و توانائی آگئی اور وہ سنبھلکر بیٹھ گئے بعد ازان انھون نے تمام واقعہ حسب ذیل بیان فرمایا۔

ڈاکٹر۔ حضرات! مین آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہون کہ مدرسۂ خانقاہیہ جس کا مین بانی مبانی اور پرنسپل ہون۔ وہ ایک ابتدائی یا تیاری کا اسکول ہو جس مین لڑکے بڑی بڑی

کسی معاملہ میں اپنی پوری توجہ صرف کر سکتے ہیں تو آپ کو خدا کی قسم ہے کہ اس معاملہ میں ضرور دلچسپی لیجئے کیونکہ اس سے بہتر موقعہ آپ کو نہیں ملے گا۔

شرلاک ہومس نے اُس بدقسمت اسکول ماسٹر کا تمام بیان نہایت غور و خوض سے سنا اسوقت وہ ہمہ تن توجہ بنا ہوا تھا اور اس کے تیور پر بل پڑ رہے تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اسوقت اپنے تمام خیالات ایک ہی نقطہ پر مرکوز کر رہا ہو جس میں اُس کو نہ صرف ایک خاص قسم کی دلچسپی ہی نظر آتی ہو بلکہ بہت بڑا مالی فائدہ بھی ہے۔ اسکے بعد ہومس نے اپنی نوٹ بک نکالی اور اس میں دو چار باتیں نوٹ کریں۔

ہومس (درشتی سے) آپ نے بڑی سخت غلطی کی جو میرے پاس جلدی نہیں چلے آئے اور اب جبکہ میں اس معاملہ کی تحقیقات شروع کروں گا تو بہت سی دقتیں راہ میں حایل ہوں گی۔ کیونکہ یہ بات تو کسی کے خیال میں آ ہی نہیں سکتی کہ کسی ماہر فن سراغرساں کے نزدیک اُس لان اور اُس پھولوں کی بیل میں معاملہ کے متعلق کچھ نشانات نہ ہوتے۔

ڈاکٹر۔ مسٹر ہومس! اس میں میری کچھ خطا نہیں ہے کیونکہ حضور نواب صاحب کی ہی یہ خواہش تھی کہ معاملہ کی کسیکو خبر نہ ہو کیونکہ اس میں اون کی اور اُن کے خاندان والوں کی بدنامی متصور ہے جب تک بعض خاندانی معاملات ظاہر نہ کیے جائے اس وقت تک اس واقعہ کی تفتیش نہیں کیجا سکتی تھی۔ اور اس قسم کی باتوں سے نواب صاحب بہت ہی گھبراتے ہیں۔

ہومس۔ کیا سرکاری طور پر بھی اس معاملہ کی تفتیش ہوئی ہو

ڈاکٹر۔ جی ہاں لیکن تفتیش کے نتایج نہایت ہی یاس انگیز ثابت ہوے ایک بات کا پتہ تو فوراً ہی مل گیا تھا یعنی یہ معلوم ہوا تھا کہ ایک آدمی اور ایک لڑکا کسی قریب کے اسٹیشن سے بہت ہی سویرے جاتے دیکھے گئے تھے اور کل ہی رات یہ خبر معلوم ہوئی کہ وہ دونوں بعد تلاش بسیار لورپول میں ملے ہیں لیکن اُن دونوں کا تعلق نواب زادہ کے معاملہ سے کچھ بھی نہیں ہو اس کے بعد میں سخت مایوس ہوا میرا دل ٹوٹ گیا مجھے پریشانی کی وجہ سے رات بھر نیند نہ آئی اور میں صبح سویرے پہلی ٹرین سے آپ کی طرف دوڑا۔

ہومس۔ میرے خیال میں جب وہ آدمی اور لڑکے والا غلط پتہ چلا تھا تو پولیس نے تفتیش میں ضرور ڈھیل ڈال دی ہوگی۔

ڈاکٹر۔ ڈھیل کسکی بالکل چھوڑ ہی دی تھی۔

ہومس۔ اور اس مین تین دن ضائع ہوئے افسوس اس معاملہ مین بہت غفلت سے کام لیگیا۔
ڈاکٹر۔ مجھے اس کا خود احساس ہوا مین اسے تسلیم کرتا ہون۔
ہومس۔ پھر اس عقدہ کا ضرور بالضرور کچھ حل ہونا لازم ہے مین بڑی خوشی سے اس کی تفتیش کرونگا۔ کیا آپ کو نواب زادہ اور اُس جرمن ماسٹر مین کچھ تعلق معلوم ہوا۔؟
ڈاکٹر۔ قطعی کچھ نہین تھا۔
ہومس۔ کیا وہ اسی ماسٹر کی کلاس مین پڑہا کرتا تھا۔
ڈاکٹر۔ جہان تک مجھے معلوم ہے دونون مین کبھی کوئی بات بھی نہین ہوئی۔
ہومس۔ یہ واقعی عجیب بات ہو کیا لڑکے کے پاس بھی کوئی بایسکل تھی؟
ڈاکٹر۔ نہین تھی۔
ہومس۔ تو کیا کوئی دوسری بایسکل بھی غائب ہوئی ہو؟
ڈاکٹر۔ کوئی نہین۔
ہومس۔ آپ کو پورا اطمینان ہے۔
ڈاکٹر۔ جی ہان پورا یقین ہے۔
ہومس۔ تو آپ یہ خیال کرتے ہین کہ یہ جرمن ماسٹر آدھی رات کے وقت بایسکل پر سوار ہو کر بھاگا اور نواب زادہ کو بھی گود مین اُٹھا لیگیا۔
ڈاکٹر۔ ہرگز نہین۔
ہومس۔ تو پھر آپنے کیا رائے قائم کی۔
ڈاکٹر۔ میرے خیال مین تو یہ بایسکل ایک دہوکا ہو ممکن ہے وہ کہین اِدہر اُدہر چھپا دی گئی ہو اور وہ دونون پیدل چلے گئے ہون۔
ہومس۔ ہان ایسا ہو سکتا ہے لیکن یہ دہوکا ایک بیہودہ دہوکا ہو۔ کیا اس کوٹھری مین اور بھی بایسکلین تھین
ڈاکٹر۔ ہان کئی تھیں۔
ہومس۔ پھر اگر وہ جرمن دہوکا ہی دینا چاہتا تو کیا وہ بجائے ایک کے دو بایسکلین نہین چھپا سکتا تہا تاکہ لوگون کو یہ معلوم ہو کہ وہ دونون بایسکلون پر سوار ہو کر گئے ہین۔
ڈاکٹر۔ بیشک ضرور ایسا کر سکتا تھا۔

ہومس۔ تو پھر آپ کا یہ خیال کہ بائیسکل کا غائب کرنا ایک دھوکے کی ٹٹی ہے قطعی فضول ثابت ہوا۔ اس سے کام نہین چل سکتا۔ لیکن یہ بات تفتیش شروع کرنے کے لئے بہت اہم ہے کیونکہ بائیسکل ایسی چیز نہین ہے جو بآسانی چھپائی یا توڑی جا سکے۔ اچھا ایک سوال اور ہے۔ جسدن وہ لڑکا غائب ہوا اُس سے پہلے روز کوئی شخص اُس سے ملنے آیا تھا؟

ڈاکٹر۔ نہین۔

ہومس۔ کیا نواب زادہ کے پاس خطوط آیا کرتے تھے؟

ڈاکٹر۔ ہان ایک خط آیا تہا۔

ہومس۔ کس کے پاس سے۔

ڈاکٹر۔ اُس کے والد کے پاس سے۔

ہومس۔ کیا آپ لڑکون کے خط کھول لیتے ہین۔

ڈاکٹر۔ نہین۔

ہومس۔ تو پھر آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ وہ خط اس کے باپ کے پاس سے آیا تھا

ڈاکٹر۔ لفافہ پر نواب صاحب کا خاندانی معرکہ موجود تھا۔ اور اسپر پتہ بھی خود نواب صاحب کی عجیب طرز تحریر مین درج تہا۔ علاوہ ازین خود نوابصاحب اس خط کا لکھا تسلیم کرتے ہین۔

ہومس۔ کیا اس خط سے پہلے بھی نواب زادہ کے پاس کوئی خط آیا تھا۔

ڈاکٹر۔ چند روز سے تو نہین آیا تہا۔

ہومس۔ کیا کبھی کوئی خط فرانس سے بھی آیا تہا؟

ڈاکٹر۔ نہین کبھی نہین آیا۔

ہومس۔ آپ میرے سوالات کا مطلب تو سمجھ گئے ہون گے۔ یعنی یا نواب زادہ خود اپنی رضا و رغبت سے گیا ہے یا اُس کو زبردستی لے جایا گیا۔ پہلی صورت مین اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ کوئی ماہر والا شخص لڑکے کو بہلائے پھسلائے اور اُسے اس قسم کی حرکت کی ترغیب دے اور یہ بات دو ہی طرح سے حاصل ہو سکتی ہے یعنی یا تو کوئی شخص نواب زادہ سے ملنے آئے اور اُسکو زبانی بہکائے یا بذریعہ خطوط ترغیب دے۔ یہی وجہ ہے جو مین معلوم کرنا چاہتا ہون کہ اُسکے پاس کہان کہان سے خطوط آتے تھے۔

ڈاکٹر۔ افسوس ہے اس معاملہ مین مجھ سے کچھ زیادہ مدد آپ کی نہین ہو سکتی۔ پتہ کہ جہانتک

مجھے علم ہو کہ اُس کے پاس خط بھیجنے والے صرف نواب صاحب ہی تھے۔
ہومس۔ اور نواب صاحب ہی نے غائب ہونے سے ایک دن پہلے لڑکے کو خط بھیجا تھا۔ کیا باپ بیٹے کے درمیان تعلقات اچھے تھے؟
ڈاکٹر۔ نواب صاحب کے تعلقات کسی شخص سے بھی زیادہ دوستانہ نہیں رہتے وہ ہمیشہ بڑے بڑے ملکی معاملات میں منہمک رہتے ہیں اور معمولی قسم کے خیالات و جذبات اُن کے دل میں راہ بہت کم پاتے ہیں لیکن اپنے طور پر وہ نواب زادہ پر شفقت فرماتے تھے۔
ہومس۔ لیکن بایں ہمہ نواب زادہ کی ہمدردی اپنی والدہ کے ساتھ تھی۔
ڈاکٹر۔ ہاں۔
ہومس۔ کیا وہ خود بھی کبھی ایسا کہتا تھا؟
ڈاکٹر۔ نہیں۔
ہومس۔ تو کیا نواب صاحب فرماتے تھے؟
ڈاکٹر۔ وہ بھی نہیں فرماتے تھے۔
ہومس۔ تو پھر آپ کو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی؟
ڈاکٹر۔ نواب صاحب کے معتمد خصوصی مسٹر جیمس واٹلڈر کی نج کے طور پر باتیں ہوئی تھیں اور اسی شخص نے مجھے نواب زادہ کے خیالات کی نسبت اطلاع دی تھی۔
ہومس۔ یہ بات ہے۔ کیا نواب صاحب کا وہ آخری خط جو لڑکے کے نام آیا تھا۔ فرار ہونے کے بعد نواب زادہ کے کمرہ سے برآمد ہوا تھا۔
ڈاکٹر۔ نہیں وہ خط بھی نواب زادہ اپنے ساتھ لیگیا۔ میرے خیال میں مسٹر ہومس اب ہمارے چلنے کا وقت آگیا ہے۔
ہومس۔ میں ایک پالکی گاڑی طلب کئے لیتا ہوں اور اب کوئی پاؤ گھنٹہ کے اندر میں آپ کی خدمت کے لئے تیار ہوا جاتا ہوں۔ دیکھئے ڈاکٹر صاحب اگر آپ اپنے آدمیوں کو بذریعہ تار کسی قسم کی اطلاع دیں تو بہتر ہوگا کہ اسکے اور گرد و نواح کے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال ڈال دیا جاسے کہ معاملہ کی تفتیش ابھی تک لورپول یا کسی اور جگہ میں ہو رہی ہے۔ اسی اثنا میں خاموشی کے ساتھ میں کچھ تھوڑا سا کام آپ کے اسکول میں کروں گا۔ اگرچہ ہوا کسیقدر پرانا ہو گیا ہے لیکن خدا کی عنایت سے اُمید ہے کہ بلس اور ڈاکٹر واٹسن دونوں

مل کر اس معاملہ کی عقدہ کشائی ضرور کر سکیں گے۔

۲

اُسی روز شام کو ہم انگلستان کے اُس شمالی علاقہ مین پھرتے نظر آئے جہان ڈاکٹر ہکسٹیبل کا اسکول واقع تہا جس وقت ہم وہان پہونچے تو رات ہو گئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کی میز پر ایک کارڈ پڑا ہوا تہا اور خدمت گار نے کوئی بات آہستہ سے اپنے مالک ڈاکٹر صاحب کے کان مین کہی جو سنتے ہی گھبرا گئے۔ اور پریشان ہو کر ہماری طرف مخاطب ہوئے۔

ڈاکٹر۔ خود نواب صاحب تشریف لے آئے ہین۔ وہ اور انکے معتمد مسٹر وائلڈر دونون اسوقت کتب خانہ مین موجود ہین آئیے مین آپ صاحبان کا بھی اُنسے تعارف کرا دون۔

اگرچہ مین نواب صاحب کی تصویر متعدد بار دیکھ چکا تھا لیکن خود جب انکو دیکھا گیا تو وہ اپنی تصویر سے قطعی مختلف نکلے۔ وہ قدآور اور شاندار آدمی تھے۔ اعلیٰ درجہ کی پوشاک پہنے ہوئے تھے۔ چہرہ لمبا اور پتلا۔ ناک لمبی اور کسیقدر خمیدہ۔ رنگ پھیکا اور زرد منھ پر سرخ رنگ لمبی داڑھی تھی۔ جو اُن کے سینہ پر لہرا رہی تھی۔ نواب صاحب کمرہ کے وسط مین بیٹھے ہوئے ہماری طرف سخت نگاہون سے دیکھ رہے تھے۔

نواب صاحب کے برابر ہی ایک بہت نوجوان شخص کھڑا ہوا تہا جسکو دیکھتے ہی مین سمجھ گیا کہ وہ اُن کا سکریٹری ہوگا۔ یہ نوجوان چست و چالاک عقیل و فہیم اور چلبلا نظر آتا تہا۔ اسکی آنکھین تیز اور جلد جلد حرکت کرتی تہین۔ اسی شخص نے دفعتہً ایک قسم کے تحکمانہ اور طنز آمیز لہجہ مین آغاز کلام کیا۔

مسٹر وائلڈر۔ ڈاکٹر صاحب آج صبح جو مین آپ کے یہان حاضر ہوا تو کسیقدر دیر سے پہونچا۔ آپ جا چکے تھے ورنہ مین آپ کو لندن جانے سے منع کر دیتا۔ مجھے معلوم ہوا کہ آپ اس معاملہ کی تفتیش کے لئے مسٹر شرلاک ہومس کی خدمات حاصل کرنے تشریف لے گئے ہین۔ حضور نواب صاحب

بہادر کو اس بات کا بڑا تعجب ہے کہ آپ نے اُن سے صلاح و مشورہ بغیر کیوں آگے قدم بڑھایا۔
ڈاکٹر۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ اس معاملہ میں پولیس ناکامیاب ہوئی اور.........
وائلڈر۔ لیکن حضور نواب صاحب کو یقین نہیں کہ پولیس ناکامیاب رہی۔
ڈاکٹر۔ لیکن یقیناً مسٹر وائلڈر.......
وائلڈر۔ ڈاکٹر صاحب آپ خوب واقف ہیں کہ حضور نواب صاحب اس معاملہ کے سلسلہ میں اپنی بدنامی نہیں چاہتے۔ اُن کی خواہش یہ ہے کہ معاملہ طشت از بام ہوئے بغیر عقدہ کشائی ہو جائے وہ بہت کم آدمیوں کو اس معاملہ سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔
ڈاکٹر (پریشان ہوکر) خیر تو اب بھی کچھ نہیں گیا اس کا علاج ہو سکتا ہے مسٹر شرلاک ہومس صبح کی ٹرین سے لندن واپس چلے جائیں گے۔
ہومس (روکھے پن سے) معاف کیجئے جناب ڈاکٹر صاحب ایسا نہیں ہو سکتا۔ آپ کے ملک کی آب و ہوا اسقدر روح افزا اور مناظر اسقدر دلفریب ہیں کہ میرا ارادہ یہاں کے میدانوں میں چند روز ہوا کھانے کا ہے اور اسی اثنا میں اپنے معمولی مشاغل میں بھی ہمہ تن بدل و جان مصروف رہوں گا۔ اب رہی یہ بات کہ میں آپ کے یہاں ٹھہروں یا قصبہ کی سرائے میں بستر جماؤں اسکا فیصلہ آپ کر لیجئے۔
مسٹر ہومس کی یہ روکھی باتیں سنکر وہ بیچارہ ڈاکٹر اور بھی زیادہ گھبرایا اور عجیب قسم کی حالت چکنم میں مبتلا ہو گیا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد مہر سکوت ٹوٹی اور سُرخ ریش نواب صاحب شان کے ساتھ ایک ترنم خیز لہجہ میں گویا ہوئے۔
نواب۔ ڈاکٹر صاحب! میں مسٹر وائلڈر کے خیال سے متفق ہوں یہ زیادہ دانشمندی کی بات ہوتی کہ آپ کوئی مزید قدم اٹھانے سے پہلے اس معاملہ میں مجھ سے مشورہ کر لیتے۔ لیکن اب چونکہ آپ نے تمام معاملہ مسٹر ہومس سے بیان کر دیا ہے تو اُن کی خدمات سے اس وقت مستفید نہ ہونا اور بھی زیادہ حماقت ہوگی۔ مسٹر ہومس! آپ سرائے میں کیوں جائیں چلئے میرے یہاں قصر ہولڈرنیس میں تمام کیجئے۔
ہومس۔ میں حضور کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن تحقیقات کے خیال سے بھی زیادہ بہتر ہوگا کہ میں موقعہ واردات کے پاس ہی رہوں۔
نواب۔ خیر جیسی آپ کی مرضی ہو! جو باتیں میں یا مسٹر وائلڈر آپ کو بتا سکیں گے اُن سے ہرگز

دریغ نہ ہوگا۔

ہومس۔ غالباً میرے لئے بھی حضور کی خدمت مین حاضر ہونا ضروری ہوگا۔ لیکن مین اسوقت حضور والا سے صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ نواب زادہ کے اس پُراسرار طور پر غائب ہوجانے کے متعلق بھی حضور نے کوئی خیال قائم فرمایا ہے یا نہین؟

نواب۔ نہین جناب مین نے کوئی رائے نہین قائم کی۔

ہومس۔ معاف فرمائیے اگر مین اس طرف اشارہ کردون جس کے ذکر سے ممکن ہے حضور کے دل کو ملال ہو لیکن بغیر اس کے کوئی چارہ بھی نہین کیا حضور کے خیال مین اس معاملہ سے بیگم صاحبہ کا بھی کوئی تعلق ہوسکتا ہے؟

یہ سوال سُنکر وہ عظیم الشان مدبر سٹ پٹایا اور کسیقدر پس وپیش کے بعد بولا۔

نواب۔ میرے خیال مین کوئی تعلق نہین۔

ہومس۔ تو پھر اس کے سوائے اور کوئی نتیجہ نہین نکلتا کہ کوئی شخص نواب زادہ کو اس غرض سے بھگا لیگیا ہے کہ حضور سے کوئی بھاری رقم وصول کرکے چھوڑے۔ کیا کسی شخص نے حضور سے اس قسم کا مطالبہ کیا ہے؟

نواب۔ نہین کسی نے نہین کیا۔

ہومس۔ اب ایک سوال اور ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جس روز نواب زادہ غائب ہوا اُس روز حضور نے اُس کے پاس کوئی خط بھیجا تھا۔

نواب۔ نہین بلکہ اُس سے ایک روز قبل لکھا تھا۔

ہومس۔ بالکل درست! لیکن وہ خط اُسے ملا تھا اُسی روز۔

نواب۔ ہان!

ہومس۔ کیا خط مین کوئی ایسی بات درج تھی جو نواب زادہ کو ناگوار گزری ہو اور اس کو اس قسم کی لغو حرکت کرنے کی ترغیب ہوئی۔

نواب۔ نہین جناب! قطعی نہین۔

ہومس۔ کیا حضور اپنے خطوط خود ڈاک مین ڈالتے ہین۔

یہان نواب صاحب کے سکریٹری نے قطع کلام کیا اور کسیقدر گرم ہوکر بولا۔

وائلڈر۔ نواب صاحب کی یہ عادت نہین کہ وہ اپنے خطوط خود اپنے ہاتھون ڈاک مین ڈالتے

پھر ہِز حضور نے یہ خط مع دیگر خطوط کے میز پر رکھ دیے تھے اور میں نے اُن کو اپنے ہاتھوں ڈاک کی تھیلی میں ڈالا تھا۔

ہومس۔ کیا جناب کو یقین ہے کہ وہ خط بھی اُن خطوط میں موجود تھا۔

نواب۔ ہاں میں نے بھی دیکھا تھا۔

ہومس۔ اُس روز حضور نے کتنے خط لکھے تھے ؟

نواب۔ بیس تیس خط لکھے تھے۔ میری خط و کتابت کا میدان بہت وسیع ہے لیکن یہ سوال تو آپکا قطعی غیر متعلق ہے۔

ہومس۔ بالکل تو غیر متعلق ہرگز نہیں۔

نواب۔ خیر میں نے خود پولیس کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی توجہ جنوبی فرانس کی طرف بھی رکھیں۔ میں آپ سے یہ بھی عرض کرچکا ہوں کہ بیگم صاحبہ کی نسبت میرا ہرگز خیال نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے بیہودہ فعل کی طرف توجہ دینگی۔ لیکن لڑکے کے خیالات بہت کچھ خراب تھے اور یہ بہت ممکن ہے کہ وہ اپنی والدہ کے پاس بھاگ گیا ہو اور اس کام میں اُس جرمن استاد نے بھی اُس کی مدد کی ہو۔ اب ڈاکٹر صاحب میں قصر ہولڈرنیس کو واپس جانا چاہتا ہوں۔

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مسٹر ہومس کچھ اور سوالات بھی نواب صاحب سے کرنا چاہتے تھے لیکن نواب صاحب کے اس طرح دفعتاً اٹھ جانے سے ملاقات کا خاتمہ ہوگیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ خاندانی معاملات میں ایک اجنبی شخص سے اس طرح گھل مل کر باتیں کرنا اُن کی شان ریاست اور جبلی فطرت کے خلاف تھا اور نواب صاحب کو یہ بھی خیال تھا ممکن ہے مسٹر ہومس اور بھی سوالات ایسے کریں جنکی وجہ سے انکی رئیسانہ زندگی کے اسرار سربستہ منظر عام پر آنے لگیں۔

الغرض نواب صاحب اور انکے سکریٹری صاحب تشریف لیگئے اور میرے دوست پورے شوق و انہماک سے معاملہ کی عقدہ کشائی میں مصروف ہوگئے۔

نواب زادہ کے کمرہ کا پوری طرح غور و خوص کے ساتھ معائنہ کیا گیا لیکن وہاں سوائے اس خیال کے اور کچھ حاصل نہ ہوا کہ اگر لڑکا فرار ہوا ہے تو وہ کھڑکی کے راستہ سے فرار ہوا ہے جرمن ماسٹر کے کمرے اور اسباب کا بھی بغور معائنہ کیا گیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اتنی بات ضرور معلوم ہوئی کہ وہ پھولوں کی بیل کے ذریعہ کمرہ سے اُترا تھا جو بوجھ کی وجہ سے مسک گئی تھی اور جس جگہ وہ زمین پر اُترا تھا۔ وہاں لان پر ایڑیوں کے نشانات بھی نظر آئے۔ الغرض اس واقعہ کی

نسبت سوائے اس نشان کے اور کوئی قابل غور کھوج نہیں تھا - اور وہ معاملہ اسی طرح سربستہ تھا جیسا کہ روز اول ہو سکتا تھا -

شرلاک ہومس گھر سے نکلکر تنہا کہیں چلے گئے اور جب واپس آئے تو رات کے ۱۱ بج چکے تھے - اُنکو کہیں سے اس علاقہ کا بہت بڑا نقشہ مل گیا تھا جسے لیکر وہ میرے کمرے میں تشریف لائے اور پلنگ پر پھیلا کر اُس کے وسط میں لیمپ رکھدیا - بعد ازاں انھوں نے اپنا پائپ سُلگایا اور تمباکو کے شغل کے ساتھ ساتھ انھوں نے نقشہ کو دیکھنا اور غور کرنا شروع کیا - کبھی کبھی وہ اپنے پائپ کے سرے سے نقشہ کے بعض اہم مقامات کی طرف بھی اشارہ کرتے جاتے تھے -

نقشہ موقع متعلقہ قصبہ ہذا
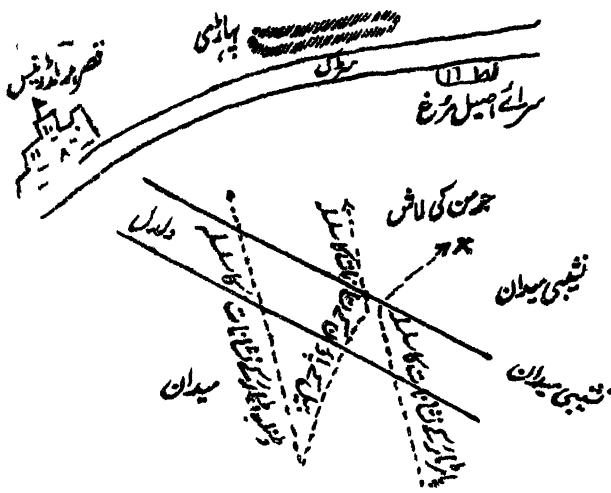
ہومس۔ واٹسن: اب یہ معاملہ کسیقدر کھلتا جاتا ہے اور واقعی اس مین بعض باتین بہت دلچسپ ہین۔ خیر ابھی تو ابتدائی حالت ہے اس لئے مین چاہتا ہون کہ اس علاقہ کی بعض جغرافیائی خصوصیات پر نظر ڈالی جائے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ دوران تفتیش مین ان باتون کی بہت ضرورت پڑے۔ اچھا اب اس نقشہ کو ذرا غور سے دیکھو یہ جو سیاہ سا نشان ہے یہ مدرسہ خانقاہیہ ہے۔ مین یہان ایک اپیلین لگائے دیتا ہون۔ اور یہ دیکھو بڑی سڑک ہو جو شرقاً غرباً جارہی ہے اور اسکول کے پاس سے ہوکر گزرتی ہے اور یہ بھی دیکھو کہ سڑک کے دونون طرف تقریباً میل بھر تک ادہر اودہر سے کوئی دوسرا راستہ آکر نہین ملتا۔ اگر دونون مفرور سڑک سے گئے ہین تو وہ سڑک یہی ہوسکتی ہے۔

مین۔ (نقشہ دیکھکر) بیشک!

ہومس۔ اب حسن اتفاق سے واقعات ایسے گذرے کہ ہم اچھی طرح یہ معلوم کرسکتے ہین کہ وقوعہ کی شب کو اس سڑک پر کیا باتین ہوئین۔ اس موقعہ پر جہان مین نے اپنا پاسنگ رکھدیا اس رات کو ایک دیہاتی کانسٹبل تعینات تہا جو وہان ۱۲ بجے رات سے صبح کے ۶ بجے تک رہا اس شخص کا بیان ہوکہ وہ اپنی جگہ سے لمحہ بھر کے لئے بھی نہین ہلا اور وہ یقین دلاتا ہے کہ اس طرف سے اس رات کو نہ کوئی آدمی گذرا نہ گذر سکا۔ اور اگر کوئی گذرتا تو ناممکن تھا کہ وہ نظر نہ آتا۔ آج رات مین اس پولس مین سے بات چیت کرچکا ہون اور وہ قابل اعتبار آدمی نظر آتا ہے گویا اس طرف کا معاملہ تو ختم ہوگیا۔ اب سڑک کے دوسرے حصہ کی طرف آئیے۔ یہ دیکھئے یہ نشان ایک سرائے ہے جس کا نام "سرائے سرخ بیل" ہے اس سرائے کی بھٹیاری اس روز رات کو بہت علیل تھی اور اس نے میکلٹن کو آدمی بھیجکر ڈاکٹر بلایا تہا لیکن چونکہ وہ کسی دوسرے مریض کو دیکھنے گیا ہوا تہا اس لئے صبح تک نہ آسکا۔ سرائے والون نے وہ رات آنکھون مین کاٹی اور اُن مین سے کوئی نہ کوئی ہر وقت سڑک پر نگاہ رکھتا تھا۔ اور ڈاکٹر کے لئے چشم براہ تہا۔ یہ لوگ بیان کرتے ہین کہ اس روز رات اس طرف سے کوئی آدمی اور لڑکا نہین گذرا۔ اگر اُن کا بیان صحیح ہے تو اس طرف کا معاملہ بھی ختم ہوا۔ گویا وہ دونون مفرور سڑک سے گئے ہی نہین۔

مین۔ لیکن اُن کے پاس بائیسکل تھی۔

ہومس۔ بالکل ٹھیک ہے ہم بائیسکل تک بھی ابھی پہونچتے ہین اچھا اب پھر وہی سلسلہ استدلال

اٹھائیے اگر وہ لوگ سڑک سے نہیں گئے تو یا تو جنوب کی طرف کے گئے ہوں گے یا شمال کیطرف سے۔ گویا یہ امر یقینی ہے۔ اچھا اب دونوں صورتوں کا بھی مقابلہ کر لینا چاہئیے۔ مدرسے کے جنوب میں آپ دیکھتے ہیں کہ بہت بڑا رقبہ زیر کاشت ہے اور وہ بہت سے چھوٹے چھوٹے کھیتوں میں منقسم ہے اور ہر کھیت پتھر کی چھوٹی سی دیوار سے گھرا ہوا ہے۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ کوئی بائیسکل اس طرف سے ہرگز نہیں جا سکتی لہذا اس طرف توجہ کرنا ہی فضول ہوا۔ اب ذرا شمال کی طرف آئیے ادہر لان یا سبزہ زار سے آگے ایک قطعہ ایسا ہے جہاں بہت سے درخت اور جھاڑیاں اس طرح گنجان اگے ہوے ہیں کہ اس کو لوگ جنگل یا بن کہہ سکتے ہیں اور اس بن کے آگے ایک بہت وسیع نشیبی میدان ہے جس کو دیہات کی زبان میں کہادر یا ڈھیر کہتے ہیں یہ میدان اسی طرح تقریباً دس میل تک چلا گیا ہے۔ اچھا دیکھو اس اجاڑ علاقہ کے اس طرف قصر ہولڈرنیس ہے جو سڑک کے راستہ سے دس میل ہو لیکن کھادر میں ہو کر صرف ۶ میل رہ جاتا ہو۔ یہ ایک عجیب طرح کا اجاڑ اور سنسان میدان ہے کہیں کہیں خال خال کوئی چھوٹا سا کھیت نظر پڑ جاتا ہو۔ یا کہیں کہیں کسی دہقان کا جھونپڑا نظر آ جاتا ہے۔ جہاں عموماً وہ لوگ بھیڑ بکریاں یا مویشی پالتے ہیں۔ الغرض بجز ان لوگوں کے اس میدان میں چسپرفیلڈ کی سڑک تک اور کسی جاندار کی صورت نظر نہیں آتی۔ اچھا اس سڑک پر دیکھو یہ کچھ تہوڑی سی آبادی، ایک گرجا اور ایک سرائے بھی ہے اس سے آگے پہاڑیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ الغرض اگر ہمارے معاملہ کا کوئی سُراغ لگ سکتا ہے تو وہ اسی میدان میں لگ سکتا ہے۔

میں۔ اور بائیسکل؟

ہومس۔ ہاں ہاں! بائیسکل بھی آگئی۔ کوئی ماہر فن سائیکل سوار اچھی سڑک کی ضرورت نہیں سمجھتا کھادر میں بیسیوں راستے نکلتے ہیں اور اسی روز رات کو پورا چاند آسمان پر چمک رہا تھا ادہو یہ کیا بات ہو۔؟

اسی وقت دروازہ پر کسی گھبرائے ہوئے شخص نے دستک دی اور لمحہ بھر بعد ڈاکٹر ہکسٹیبل کمرہ میں داخل ہوے اُن کے ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کی کرکٹ کیپ تھی جس کی چوٹی پر سفید کپڑے سے منڈھا ہوا بٹن لگا رہتا۔

ڈاکٹر۔ الحمد للہ کچھ پتہ تو چل گیا ہے۔ یہ دیکھو نواب زادہ کی ٹوپی ہے۔

ہومس۔ یہ کہاں ملی۔

ڈاکٹر- خانہ بدوشوں کی گاڑی ہین جو کھادر مین ڈیرے ڈالے ہوئے تھے وہ لوگ منگل کے روز
وہان سے چلے گئے تھے آج پولیس نے جو ان کی خانہ تلاشی لی تو یہ ٹوپی برآمد ہوئی-

ہومس- وہ لوگ کیا جواب دیتے ہین-

ڈاکٹر- جھوٹ بولتے ہین- جھک مارتے ہین کہتے ہین کہ منگل کی صبح کو یہ ٹوپی اُنہین میدان مین
پڑی ہوئی ملی تھی- ابھی وہ بدمعاش سب کچھ جانتے ہین- اُنہین نواب زادہ کا پورا پتہ معلوم ہے
بہرحال اب وہ دھر لئے گئے- حوالات مین بند ہین- اب پولیس کے خوف یا نواب صاحب کے
انعام کے لالچ سے سب کچھ اُگل دینگے-

یہ خبر سنا کر ڈاکٹر صاحب کمرہ سے نکل کر چلے گئے-

ہومس- یہان تک بھی غنیمت ہوا اب یہ بات قائم ہوگئی کہ سراغرسی کے لئے ہم کو کھادر مین شرقی
سمت چلنا چاہئے- پولیس والون نے مقامی طور پر فی الحقیقت کچھ نہین کیا- سوائے اُن خانہ
بدوشون کی گرفتاری کے- یہ دیکھو واٹسن! کھادر مین اِدھر سے اُدھر تک ایک نالہ بھی چلا گیا ہے
دیکھو یہ نقشہ پر نشان دیا گیا ہے- اور بعض بعض جگہ یہ نالہ وسیع ہو کر دلدل بن گیا ہے خصوصاً
اُس حصہ مین جو مدرسہ اور قصر ہولڈرنیس کے درمیان واقع ہے- آج کل خشکی کے موسم
مین کسی اور جگہ کھوج لگانا مشکل ہے بس اگر کچھ پتہ چل سکتا ہے تو اسی دلدلی حصہ مین مل
سکتا ہے- اچھا مین کل صبح تم کو بہت سویرے اٹھاؤن گا- کل چل کر پتہ لگانے کی حتی الامکان
کوشش کرین گے-

ابھی دن طلوع ہونے ہی کو تھا کہ صبح کو میری آنکھ کھلی تو مین کیا دیکھتا ہون کہ مسٹر ہومس
پہلے ہی میرے پلنگ کے برابر کیل کانٹے سے درست کھڑے ہوئے ہین وہ اپنا پورا لباس پہنے
ہوئے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کہین باہر پھر کر آئے ہین-

ہومس- مین نے لان اور بائیسکل والی کوٹھری کا معاینہ کر لیا ہے- اور سامنے والے جنگل یا بن
مین بھی گھوم آیا ہون- اچھا تو اب واٹسن دوسرے کمرہ مین چائے تیار ہے- مین چاہتا
ہون کہ تم جلدی سے تیار ہو جاؤ- کیونکہ آج ہمیں بہت کام کرنا پڑے گا-

اس کی آنکھین چمک رہی تھین اور اس کے چہرہ پر مسرت کی سُرخی جھلک رہی تھی- گویا
وہ بہت جلد منزل مقصود پر پہونچ جانے والا ہے- اس وقت وہ دوسرا ہومس تھا- اس مین
اس وقت چستی اور چالاکی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی- وہ بیکر سٹریٹ والا افیونیون کی سا-

پینک باز ہومس نہیں رہا تھا۔ میں نے اُس کی اس وقت یہ حالت دیکھ کر اندازہ کر لیا کہ آج یقیناً سخت کام کرنا پڑے گا۔

۳
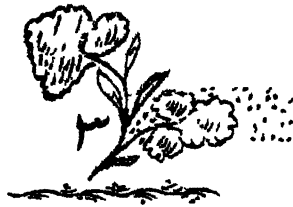
اپنے دلوں میں بڑی بڑی امیدیں قائم کئے ہوئے ہم اُس کاسنس اور بچونس اور چھانکرا کے میدان میں گھُسے جہاں بھیڑوں بکریوں اور مویشیوں کی آمد و رفت کے ہزار ہا رستے تھے۔ چلتے چلتے ہم ایک ہموار سبزہ زار کے کنارے پہونچے جو اُس دلدل کے کنارہ کنارہ دور تک چلا گیا تھا جو قصر ہولڈرینس اور ہمارے درمیان واقع تھی۔ اور یقیناً اگر نواب زادہ گھر کی طرف گیا ہوتا تو وہ لازمی طور پر اس دلدل سے گذرتا۔ اور اگر یہاں سے گذرتا تو ناممکن تھا کہ اس کے نشانات باقی نہ رہتے۔ لیکن اس کا یا جرمن استاد کا کوئی بھی نشان موجود نہیں تھا۔ میرے دوست کے چہرے کی خوشی اُڑ گئی اور نہایت متفکر حالت میں دلدل کے کنارہ کنارہ غور کرتا ہوا چلنے لگا اور اس وقت سطح زمین پر کیچڑ کا کوئی نشان ایسا نہ تھا جس کو وہ غور سے نہ دیکھتا ہو۔ بھیڑوں اور بکریوں کے نشانات کی کچھ کمی نہ تھی اور چند گز آگے بڑھ کر مویشیوں کے نشانات بھی بہت پائے جاتے تھے۔ بس اس سے زیادہ کھوج کچھ نہیں چل سکا۔ دلدل کی وسیع سطح پر مایوسانہ نگاہ ڈالتے ہوئے میرا دوست بولا۔

ہومس۔ یہ پہلی رکاوٹ ہوا اور اس سے آگے دلدل کا ایک اور تختہ ہے اور ان دونوں کے درمیان ایک پٹیا یعنی راستہ ہے اوہو! واٹسن!! یہ کیا ہے؟

ہم ایک تنگ پگڈنڈی پر پہونچ گئے۔ اس راستہ کے وسط میں کیچڑ کے اندر بائیسکل کے ٹائر کے صاف نشانات تھے جو دور تک چلے گئے تھے۔

میں۔ واللہ! وہ مارا۔ بس اب پتہ لگ جائے گا۔

لیکن مسٹر ہومس نے اپنا سر ہلایا اس کے چہرے پر تفکر و پریشانی کے آثار نمایاں تھے خوشی کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی تھی۔

ہومس۔ ہاں بائیسکل تو واقعی ہے لیکن وہ بائیسکل نہیں جس کی ہمیں تلاش ہے واٹسن! میں ایسے

بائیسکل مختلف نشانات سے واقف ہوں جو مختلف قسم کے ٹائر زمین پر چھوڑتے ہیں۔ دیکھو اس
بائیسکل کے نشانات کی طرف غور سے دیکھو۔ اس پر ڈنلپ ٹائر چڑھے ہوئے ہیں۔ اور اوپر کے غلاف
پر ایک پیوند بھی لگا ہوا ہے لیکن اس بائیسکل کے ٹائر جو جرمن استاد کی تھی پامر والے ہیں۔
ان کے ذریعہ سے ایک لمبی لکیر پڑتی ہے لہذا وہ بائیسکل جس کے یہ نشانات ہیں جرمن استاد کی نہیں۔

میں۔ تو ممکن ہے یہ بائیسکل لڑکے کی ہو۔

ہومس۔ ممکن ضرور ہے۔ بشرطیکہ آپ یہ ثابت کر سکیں کہ نواب زادہ کے پاس کوئی بائیسکل تھی
لیکن یہ امر قطعی نہیں ثابت ہو سکا۔ دیکھو جس بائیسکل نے۔ نشانات چھوڑے ہیں اس کا سوار
اسکول کی طرف آ رہا تھا۔

میں۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ اسکول کی طرف سے جا رہا ہو۔

ہومس۔ نہیں دوست ہرگز نہیں۔ دیکھو زیادہ گہرا نشان پچھلے پہیہ کا ہے جس پر سوار کا تمام
بوجھ پڑتا ہے اور تم یہ بھی دیکھ سکتے ہو کہ بعض بعض جگہ یہ گہرا نشان ہلکے نشان پر سے ہو کر گزرا ہے
اور اس کو مٹاتا چلا گیا ہے۔ لہذا اس میں شک نہیں کہ بائیسکل سوار شخص اسکول کی طرف آیا تھا۔ ممکن
ہے اس کا ہمارے معاملہ سے کچھ تعلق نہ ہو۔ لیکن آؤ ذرا پیچھے ہٹ کر ہم اس نشان کو کسقدر دور تک دیکھتے ہیں

الغرض ہم نے ایسا ہی کیا لیکن چند سو گز پیچھے چلے ہوں گے کہ وہ نشانات غائب ہو گئے کیونکہ
یہاں کھادر کا دلدلی حصہ ختم ہو گیا تھا اور سخت زمین آ گئی تھی لیکن ہم عقب کی طرف چلتے رہے
اور کچھ دیر بعد ہم ایک اور مقام پر پہونچے۔ جہاں ایک چھوٹا سا چشمہ بہہ رہا تھا۔ یہاں وہ نشانات
پھر نمودار ہو گئے۔ اگرچہ وہ مویشیوں کے کھروں کے نشانات سے بہت کچھ خراب ہو گئے تھے
اس کے بعد پھر کوئی نشان نظر نہ آیا۔ لیکن یہ صاف ظاہر ہو گیا تھا کہ بائیسکل ضرور اس جنگل یا بن
سے نکل کر آئی تھی جو اسکول کے پیچھے واقع ہے مسٹر ہومس ایک ٹوٹے سے پتھر پر بیٹھ گئے اور ہاتھ
پر ٹھوڑی رکھ کر کچھ سوچنے لگے۔ اتنے عرصہ میں دو سگریٹ پی کے ختم کئے۔ بالآخر وہ اس طرح
گویا ہوئے۔

ہومس۔ ہاں۔ یہ بہت ممکن ہے کہ ایک چالاک اور تجربہ کار آدمی اپنی بائیسکل کے ٹائر تبدیل
کر لے۔ تاکہ لوگوں کو دھوکا دے سکے۔ لیکن مجرم کے دماغ میں اس قسم کی چال آ سکتی ہے
اس کا شکار کھیلنا تو میں اپنے لئے باعث فخر خیال کروں گا۔ بہرحال ہم اس معاملہ
کو یونہی چھوڑ دیتے ہیں اور تحقیقات کا سلسلہ پھر دلدل سے شروع کرتے ہیں کیونکہ ابھی تھوڑا سا

بہت سا حصہ دیکھے بغیر باقی رہ گیا ہے۔

الغرض دلدل کے کنارہ کنارہ ہم نہایت غور و خوض سے دیکھ بھال کرنے لگے اور خدا کا شکر ہو کہ ہماری جانفشانیاں بہت جلد بارآور ہوئیں۔

دلدل کے زیرین حصہ کے بیچ سے ایک چھوٹا سا راستہ گذرتا تھا جس میں کیچڑ بھری ہوئی تھی۔ جب ہم یہاں پہونچے تو مسٹر ہومس نے کچھ دیکھتے ہی نعرہ مسرت بلند کیا۔ اس کیچڑ والے راستہ کے درمیان میں ایسے نشان نظر آئے جیسے کوئی شخص بہت سی رسیاں باندھ کر ایک ساتھ کھینچ لے اور اس سے دھاری دار مسلسل نشان پڑ جائے یہ پام ٹائر کا نشان تھا۔

ہومس۔ یہ لیجئے جناب جرمن استاد کی بائیسکل کا نشان۔ دیکھئے میرا استدلال کسقدر صحیح تھا۔

میں۔ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

ہومس۔ لیکن ہنوز دلی دور است، والا معاملہ ہے۔ اچھا ذرا مہربانی کر کے ان نشانات سے بچکر چلئے۔ میرا خیال ہے کہ نشانوں کا سلسلہ دور تک نہیں جائے گا۔

ہم اس نشان کو دیکھتے دیکھتے آگے بڑھے۔ یہاں جگہ جگہ سرسبز اور ملائم جگہیں ملیں اور اگرچہ کبھی کبھی وہ نشان غائب ہو جاتا تھا لیکن تھوڑی دیر بعد کہیں نہ کہیں پھر مل جاتا تھا۔

ہومس۔ واٹسن، تم نے یہ بھی غور کیا کہ اس جگہ سوار نے رفتار کو تیز کرنا شروع کر دیا ہے یہ دیکھو یہ نشان دیکھو یہاں اگلے پچھلے دونوں ٹائر صاف نظر آرہے ہیں۔ اور دونوں کے نشان یکساں طور پر گہرے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ سوار نے اپنے اگلے حصہ پر بھی پورا زور دینا شروع کر دیا ہے اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جب بائیسکل کو زور لگا کر تیز کیا جاتا ہے۔ اوہو یہ دیکھو! خدا کی قسم ایسا نظر آتا ہے گویا بائیسکل سوار اس جگہ گرا ہے۔

ایک جگہ راستہ پر بیچ میں ایسا نشان تھا جیسے کوئی زمین سا ان کر لیپ دیتا ہے۔ چند گز کے فاصلے پر پاؤں کے نشان نظر آئے۔ بعد ازاں پھر ٹائر کا نشان شروع ہو گیا۔

میں۔ غالباً سوار پھسل گیا ہوگا۔

اتنے میں مسٹر ہومس کی نظر ایک [illegible] پھول دار پودے کی ٹوٹی ہوئی شاخ پر پڑی جس میں بہت سے پھول اور کلیاں لگی ہوئی تھیں [illegible] وقت میں نے اس شاخ کو دیکھا تو سناٹا آگیا۔ میں سہم کر رہ گیا۔ کیونکہ [illegible] علاوہ اس راستہ کے اس اور [illegible] ٹپکتی [illegible] رہی تھیں۔

ہومس۔ واٹسن! یہ تو بہت بُرا ہوا۔ دیکھو ذرا ہٹ کر کھڑے ہو۔ بغیر ضرورت ایک قدم آگے نہ بڑھاؤ۔ دیکھو یہ کیا نظر آتا ہے۔ اور اس کے کیا معنی ہیں۔ بائیسکل سوار زخمی ہو کر گرا پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر بائیسکل پر سوار ہوا۔ اور آگے بڑھا لیکن اس کے بعد ٹائروں کا نشان کوئی نہیں ہے۔ لیکن اس راستہ پر کسی بیل یا گائے کے پاؤں کے نشانات ضرور نظر آتے ہیں تو کیا واٹسن بائیسکل سوار کو کسی سانڈ نے زخمی کر دیا تھا۔ نہیں ہرگز نہیں لیکن یہاں تو کسی اور کے نشانات بھی نظر نہیں آتے۔ اچھا خیر آگے بڑھو۔ اب دوست یقیناً یہ ٹائر کے نشان اور خون کے دھبے ہماری کچھ رہنمائی ضرور کریں گے۔ اب مجرم ہم سے بچکر کہاں جا سکتا ہے۔

اس کے بعد ہم کو زیادہ دیر تلاش و تجسس کرنا نہیں پڑا۔ اس نم دار اور خلاب آلودہ راستہ میں ٹائر کے نشانات ٹوٹے پھوٹے اور بے قاعدہ طور پر خمیدہ اور گھوم کھائے ہوئے نظر آنے لگے اب دفعتہً جو میری نظر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ جھاڑیوں میں کوئی دھات کی چیز چمکتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ یہ ایک بائیسکل تھی۔ ایک پائدان شکستہ اور مڑا ہوا تھا پہیوں پر پامر کے ٹائر چڑھے ہوئے تھے۔ اور اس کے سامنے کا تمام حصہ بُری طرح خون آلودہ تھا۔ دوسری طرف جھاڑیوں میں ایک بوٹ بھی نکلا ہوا دکھائی دیا۔ ہم دونوں دوڑ کر اس جگہ گئے وہاں ہم نے اس بدنصیب بائیسکل سوار کو پڑا ہوا دیکھا۔ وہ ایک دراز قد بھری داڑھی والا تندرست و توانا آدمی تہا۔ آنکھوں پر عینک لگی ہوئی تھی جس کا ایک شیشہ ٹوٹ گیا تہا۔ یہ شخص مردہ تہا اور وجہ مرگ کسی لٹھ کی ضرب کاری تھی جس نے اس کے سر پر پڑ کر کھوپڑی توڑ دی تھی۔ اس قدر شدید ضرب کے بعد بھی اس کا اتنی دور تک بائیسکل پر چلا جانا ظاہر کرتا تہا کہ وہ شخص کس قدر تندرست و توانا ہوگا۔ علاوہ ازیں اس سے اس شخص کی ہمت و حرارت بھی ظاہر ہوتی تھی۔ پاؤں میں جوتے تھے لیکن موزے نہیں تھے۔ کوٹ کے نیچے قمیض بھی نہیں تھی۔ یقیناً یہ حرمن اُستاد کی لاش تھی۔

مسٹر ہومس نے نہایت ملائمت اور احترام سے لاش کو الٹ پلٹ کر کے دیکھا - بعد ازاں وہ بہت دیر تک غور کرتا رہا اور مین اُس کے تیور سے دیکھ رہا تھا کہ اس خوفناک انکشاف کے بعد بھی ہم ابھی تک منزل مقصود تک نہین پہونچے تھے -

ہومس - واٹسن! بڑی مشکل آ پڑی کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ کیا کیا جائے - میرا ارادہ تو ہی کہ سلسلہ تفتیش جاری رکھون - اب تک اتنا وقت فضول ضائع ہو چکا ہے کہ اب ایک منٹ بھی ضائع نہین کیا جا سکتا - علاوہ ازین ہمارا یہ بھی فرض ہو گیا ہے کہ اس انکشاف کی اطلاع پولیس کو دی جائے تاکہ اس غریب کی مٹی ٹھکانے لگے -

مین - اگر آپ چاہین تو مین رقعہ لیکر جا سکتا ہون -

ہومس - لیکن مجھے تو آپ کے ساتھ اور مدد کی سخت ضرورت ہے - ذرا ٹھہرو - دیکھو وہ سامنے ایک شخص جھاڑیا کاٹ رہا ہی جاؤ اس کو بلا لاؤ - وہ پولیس کو بلا لائے گا -

مین حسب الہدایت گیا اور اُس شخص کو بلا لایا - اس کے بعد مسٹر ہومس نے رقعہ لکھ کر اُس خوفزدہ شخص کے حوالہ کیا اور ڈاکٹر ہکسٹیبل کے پاس بھیجدیا -

ہومس - اچھا دیکھو واٹسن! آج ہم نے دو باتون کا پتہ لگا لیا ہے - ایک تو وہ بائیسکل ہی جس پر ڈنلپ ٹائر چڑھے ہوئے ہین اور دوسری وہ ہے جس پر پامر ٹائر ہین - اب ان دونون باتون سے کیا نتیجہ نکلتا ہے ذرا سوچو - اور قبل اس کے کہ ہم میدان تفتیش مین مزید قدم بڑھائین یہ بہتر ہوگا کہ ہم ان باتون پر غور کر لین جو ہمین اب تک معلوم ہو چکی ہین اور ضروری باتون سے اتفاقی باتون کو علیحدہ کر دین -

مین نے اتفاق کیا -

ہومس - اچھا سب سے پہلے تو مین آپ کے یہ بات ذہن نشین کرانا چاہتا ہون کہ نوابزادہ برضا و رغبت فرار ہوا ہے - وہ اپنے کمرہ کی کھڑکی سے پھسل کر اُترا اور چل کھڑا ہوا - خواہ تنہا یا کسی اور کی ہمراہی مین - گویا اسقدر بات یقینی ہی -

مین - بیشک!

ہومس - اچھا اب اس بدقسمت جرمن کے معاملہ پر غور کرو - جس وقت لڑکا روانہ ہوا تو وہ پوری طرح اپنا لباس پہن چکا تھا - جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس کام کے لئے پہلے ہی سے تیار تھا لیکن جرمن ماسٹر چونکہ جلا ہے وہ موزے بھی نہین پہن سکا - گویا اس کو اس معاملہ

کی بیٹی سے خبر نہ تھی۔

میں۔ بیشک،

ہومس۔ لیکن یہ جرمن گیا کیون؟ اسلئے کہ اُس نے اپنے کمرہ کی کھڑکی سے نواب زادہ کو بھاگتے دیکھا اُس نے چاہا کہ لڑکے کے پیچھے دوڑوں اور اس کو پکڑ لاؤں۔ لہذا اُس نے اپنی بائیسکل نکالی۔ نواب زادہ کے پیچھے دوڑا اور اُس کو پکڑ لیا۔ اور اسی عمل میں اپنی جان سے گیا۔

میں۔ ہاں بظاہر تو ایسا ہی نظر آتا ہے۔

ہومس۔ اب میں اپنے استدلال کے زیادہ اہم موقع پر آتا ہوں۔ دیکھو فطرت انسانی میں یہ بات داخل ہے کہ جب کبھی وہ کسی لڑکے کو پکڑنا چاہتا ہے تو وہ اس کے پیچھے پیدل دوڑتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں اس کو پکڑ لوں گا۔ لیکن اس جرمن اُستاد نے ایسا نہیں کیا اُس نے اپنی بائیسکل سے کام لیا اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ جرمن اعلیٰ درجہ کا بائیسکل سوار تھا۔ اگر اس کو یہ نہ معلوم ہوتا کہ خود نواب زادہ کے پاس بھی تیز رفتاری کا کوئی سامان یا ذریعہ موجود ہے تو وہ ایسا ہرگز نہ کرتا۔

میں۔ یعنی وہ دوسری بائیسکل!

ہومس۔ دیکھو ذرا صورت معاملہ قائم کر لینے دو۔ اچھا جرمن اُستاد کی موت اسکول سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہوئی ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ کسی گولی سے واقع نہیں ہوئی۔ گولی تو ایک بچہ بھی چلا سکتا ہے بلکہ ایک خونخوار اور سخت ضرب سے واقع ہوئی ہے جو کسی طاقتور شخص کے ہاتھ کی لگائی ہوئی تھی۔ بس صاف ظاہر ہو گیا کہ بھاگتے وقت کوئی دوسرا آدمی بھی ضرور لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور یہ بھاگ دوڑ بھی بہت تیزی کے ساتھ عمل میں آئی تھی۔ کیونکہ جب تک ایسا اعلیٰ درجہ کا سائیکل سوار لڑکے کو پکڑ سکے وہ اسکول سے پانچ میل دور نکل چکا تھا۔ لیکن جب ہم اس افسوسناک واقعہ کے موقعہ کا معائنہ غور سے کرتے ہیں تو کیا دکھائی دیتا ہے۔ صرف گائے کے چند کھر۔ اس سے زیادہ اور کھوج کوئی نہیں ہے۔ میں ۳۱ گز کی دور دور تک دیکھ بھال کر چکا ہوں۔ گویا ۵۰ - ۵۰ قدم تک کوئی اور کھوج نہیں ہے۔ اتھا کوئی بائیکل سوار تنگل سے قطعی کوئی واسطہ نہیں رکھ سکتا تھا۔ علاوہ ازیں انسان کے پاؤں کے نشانات بھی نہیں پائے جاتے۔

میں۔ ہومس یہ بات تو ناممکن ہے۔

ہومس- بجا فرمایا! ہاں جس طرح مین نے صورت حال بیان کی ہے اس طرح تو ضرور ناممکن ہے لہذا اب مجھے معاملہ کی کوئی صورت قائم کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مجھ سے کہین غلطی ضرور ہوئی ہوگی لیکن تمام باتین- تم خود اپنی آنکھون دیکھ چکے ہو- کیا کوئی نئی بات تمھیں نہین سوجھتی یا میری غلطی کہین نظر نہین آئی-

مین- تو کیا یہ نہین ہو سکتا کہ جرمن اُستاد کی کھوپڑی بائیسکل سے گر کر ٹوٹی ہو-

ہومس- کیا کیچڑ مین گر کر ایسا ممکن ہے؟

مین- تو پھر میری تو عقل حیران ہے مین کچھ نہین سمجھ سکتا۔

ہومس- میان لاحول ولا قوۃ! ہم اس سے بھی زیادہ بہت سے پیچیدہ اور سنگین عقدے حل کر چکے ہین- بہر حال اس وقت ہمارے پاس بہت کچھ مصالحہ موجود ہے- بشرطیکہ ہم اس سے صحیح طور پر کام لے سکین- اچھا خیر اب ہم پامر ٹائر والی سائیکل سے نپٹ چکے- اب ڈنلپ ٹائر والی کو لو- وہی جسپر پیوند لگا ہوا ہو- دیکھین اُس سے کیا حاصل ہوتا ہے۔

الغرض ہم نے بہت جلد ڈنلپ ٹائر والا نشان تلاش کر لیا اور اس کو دیکھتے ہی آگے بڑھے لیکن تھوڑی ہی دور بعد میدان کی سطح اونچی اور سخت ہونے لگی- اور وہ نشان کچھ دور چل کر غائب ہو گیا اب ان نشانون سے کوئی زیادہ امداد کی توقع نہین تھی جس مقام پر ہم نے ٹائر کے آخری نشانات دیکھے وہان سے بائیسکل دو مقامات کو جا سکتی تھی- یعنی یا تو عالیشان قصر ہولڈرنیس کو جو اس وقت ہمارے بائین ہاتھ کی طرف سر بفلک کھڑا نظر آتا تھا- یا نشیب کی طرف داہنے ہاتھ کو ایک چھوٹے سے گاؤن کی طرف جو چسٹر فیلڈ والی سڑک پر واقع تھا- یہی وہ گاؤن تھا- جہان ایک چھوٹا سا گرجا اور ایک پرانی سرائے بنام "سرائے اصیل مرغ" واقع تھی-

جس وقت ہم اس مکروہ صورت اور گندی سرائے کے قریب پہونچے جس کے دروازہ پر اصیل مرغ کا نشان آویزاں تہا تو دفعتہً مسٹر ہومس نے ایک ہچکولا کھایا ایک سسکی بھری۔ اسکے پاؤں لڑکھڑائے۔ وہ لنگڑایا اور جھپٹ کر میرے شانہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ ورنہ قریب تہا کہ وہ درد سے بے قرار ہوکر زمین پر گر پڑتا۔ ایسا معلوم ہوتا تہا کہ پاؤں اونچا نیچا یا کسی گڈھے میں جا پڑنے سے اس کے پاؤں میں موچ آگئی ہے اور وہ اس کے صدمہ سے چلنے پھرنے سے قطعی مجبور ہوگیا ہے۔ الغرض میرے شانہ پر ہاتھ رکھے اور سہارا لیکر لنگڑوں کی طرح اُچکتے ہوے وہ سرائے میں بمشکل تمام داخل ہوا جہاں ایک بدصورت اور ادھیڑ آدمی بیٹھا ہوا اپنا پائپ پی رہا تہا۔ یہ شخص خوب تندرست وتوانا تہا۔ اس کے ہاتھ پاؤں خوب مضبوط تھے اور اس کے چہرہ سے ایک خاص قسم کا پاجی پن برس رہا تھا۔

ہومس۔ کہئے دوست مسٹر روبین ہائیس کیا مزاج ہے؟

روبین۔ آپ ہیں کون صاحب؟ اور آپ کو میرا نام کیونکر معلوم ہوا؟

وہ دہقانی گنوار مسٹر ہومس کے منہ کو کسیقدر شک وشبہ کی نظروں سے تکنے لگا اور بدمزاجی سے ہم کلام ہوا۔ یہ شخص سرائے کا مالک بھٹیارہ تہا۔

ہومس۔ اجی آپ کا نام تو جناب آپ کے سر پر لکھا ہوا لٹکا ہے۔ گھر کے مالک کو ہر شخص بہت آسانی سے پہچان سکتا ہے۔ میرے خیال میں آپ کے یہاں کوئی گاڑی تو نہوگی۔

بھٹیارہ۔ جی نہیں میرے یہاں نہیں ہے۔

ہومس۔ آہ غضب ہے۔ تو ایک قدم بھی نہیں چلا جاتا۔ پاؤں ہی زمین پر نہیں ٹکتا۔

بھٹیارہ۔ تو پاؤں زمین پر ٹیکنے کو کون کہتا ہو۔

ہومس۔ مجھ سے چلا بھی تو نہیں جاتا۔

بھٹیارہ۔ تو لنگڑوں کی طرح اُچک کر چلو پھرو۔

الغرض مسٹر روبین ہائیس کا طرز گفتگو اور رنگ ڈھنگ عجیب بیہودہ تھا لیکن واہ رے ہومس تیوری پر بل تک نہ آیا اور شگفتہ پیشانی سے تمام باتوں کا جواب دیتا رہا۔

ہومس۔ دوست اس وقت تو درحقیقت بڑی دقت پیش ہوئی مجھے اپنی تکلیف کا چنداں خیال نہیں ہے۔

بھٹیارہ۔ تو بندہ ہی کو آپ کا کب خیال ہے۔

ہومس۔ دوست اس وقت نہایت ضروری کام درپیش ہے اگر تم مجھے اس وقت کوئی بائیسکل دے سکو تو میں تمھیں انعام میں ایک اشرفی دوں گا

بائیسکل کا نام سنکر بھٹیارہ نے کان کھڑے کئے۔

بھٹیارہ۔ تو آخر آپ جانا کہاں چاہتے ہیں۔

ہومس قصر ہولڈرینس تک جائیں گے۔

یہ سنکر بھٹیارہ نے ہمارے کپڑوں کو جو کیچڑ میں جگہ جگہ لتھڑے ہوئے تھے سر سے پاؤں تک دیکھا اور ایک طنزیہ لہجہ میں بولا۔

بھٹیارہ۔ آپ صاحبان نواب صاحب کے احباب میں سے ہوں گے

ہومس (مسکراکر) بہرحال وہ ہم کو دیکھکر خوش ضرور ہوں گے

بھٹیارہ۔ آخر کس وجہ سے!

ہومس۔ اس لئے کہ ہم یوسف گم گشتہ یعنی انکے غائب شدہ صاجزادے کی خبر لائے ہیں۔

یہ سنکر وہ بھٹیارہ بہت زیادہ چونکا اور گھبراکر بولا۔

بھٹیارہ کیا آپ لوگ اس کا سراغ لگا رہے ہیں۔

ہومس۔ نہیں نواب زادہ کی خبر سنکر آئے ہیں کہ وہ لورپول میں ہے اور اس کے واپس آجانے کی مت جلد توقع کی جاتی ہے۔

یہ بات سنکر بھٹیارہ کے بشرے چہرہ پر ایک دوسری قسم کا تغیر نمودار ہوا اور بجانے اور دیکھنے کے اب وہ شگفتہ مزاجی سے گفتگو کرنے لگا

بھٹیارہ۔ میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ میں نواب صاحب سے کسی قسم کی ہمدردی کروں کیونکہ میں ایک زمانہ میں اُن کا ہیڈ کوچبان تھا۔ اور وہ مجھ سے نہایت ظالمانہ برتاؤ کرتے تھے ایک دن انھوں نے ایک یاجی میرے کے جھوٹے کہنے پر جو گھوڑوں کا دانہ مہیا کیا کرتا تھا

بہت بُری طرح زدوکوب کیا تھا۔ لیکن میں یہ سُنکر خوش ہوا کہ نواب زادہ نور پول میں مل گیا ہو اور قصر ہولڈرنیس تک پہونچنے میں آپ صاحبان کی ضرور مدد کروں گا۔

ہومس۔ ہم لوگ جناب کے بیحد ممنون ہونگے۔ خیر پہلے تو کچھ کھانے کو دلوائیے اس کے بعد کوئی بائیسکل لادیں۔

بھٹیارہ۔ مگر بائیسکل تو میرے پاس ہو نہیں۔

یہ سنکر ہومس نے ایک اشرفی جیب سے نکالی اور اسکی زاید فریب جھلک بھٹیارہ کو دکھائی

بھٹیارہ۔ میں کہتا ہوں کہ میرے پاس کوئی بائیسکل نہیں ہے۔ لیکن میں آپ کو قصر ہولڈرنیس تک پہونچانے کے لئے دو گھوڑوں کا انتظام کردوں گا۔

ہومس۔ اچھا اچھا! پہلے تو کچھ کھانا کھالیں اسکی نسبت پھر بات چیت ہو گی۔

وہ بھٹیارہ ہم لوگوں کو باورچی خانے کے برابر ایک کمرہ میں بٹھا کر چلا گیا اور میں بات دیکھ کر بیحد حیران ہوا کہ وہ پاؤں کی موچ جو ہومس کو اس قدر تکلیف دے رہی تھی دیکھتے ہی دیکھتے دفعتہً غائب ہو گئی اور اب وہ اچھے خاصے چل پھر سکتے تھے۔ اس وقت دن چھپنے کو تھا اور ہم دونوں نے صبح سے اب تک کچھ نہیں کھایا تھا اس لئے جب ہمارے سامنے کھانا لایا گیا تو ہم ندیدوں کی طرح کھانے میں مشغول ہو گئے۔ اور بغیر ڈکار لئے بہت دیر تک کھاتے رہے۔

کھانے سے فراغت پانے کے بعد میں تو سگرٹ پیتا رہا لیکن مسٹر ہومس کسی سوچ میں پڑے ہوئے تھے اور اسی اثنا میں وہ دو تین مرتبہ اُٹھ کر سامنے والی کھڑکی کی طرف گئے اور جھانک کر باہر دیکھا۔ کھڑکی کا دروازہ ایک گندہ صحن پر کھلتا تھا۔ صحن کی دوسری طرف ایک گوشہ میں لوہار کی دوکان تھی جہاں ایک زشت رو لوہار کام میں مصروف تھا۔ صحن کے دوسری طرف اصطبل تھا۔ کھڑکی کی طرف بار بار جاکر مسٹر ہومس آخر کار ایک جگہ بیٹھ گئے اور کچھ سوچنے لگے۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ دفعتہً چونکے اور اپنی کرسی سے اچھل کر کھڑے ہو گئے اور اس طرح ہمکلام ہوئے۔

ہومس۔ واللہ واٹسن ایسا خیال میں آتا ہے کہ میں معاملہ کی تہ کو پہونچ گیا ہوں بیشک بیشک یہی بات ہو گی کیوں واٹسن کچھ یاد ہے آج ہم نے کہیں مویشیوں کے کھروں کے نشانات دیکھے تھے۔

مین - ہان بہت جگہ دیکھے تھے کیون کیا بات ہے؟

ہومس - کہان دیکھے تھے -؟

مین - کہتا تو ہون کہ ہر جگہ دیکھے تھے - دلدل مین بھی تھے راستہ پر بھی تھے - اور وہان بھی تھے جہان جرمن ماسٹر کی لاش پڑی ہوئی تھی -

ہومس - بالکل ٹھیک ! اچھا تو اب یہ بتاؤ کہ تم نے کہا در مین کتنی گائین دیکھی تھین -

مین - مجھے تو یاد نہین پڑتا جو مین نے کوئی گائے دیکھی ہو -

ہومس - تو کیا واٹسن یہ تعجب انگیز بات نہین ہے کہ ہم تمام راستہ تو کھرون کے نشانات دیکھتے آئین اور کہا در بھر مین ایک بھی گائے کی صورت نظر نہ آئے - واقعی حیرت انگیز بات ہے -

مین - بیشک نہایت تعجب کی بات ہے -

ہومس - اچھا اب کوشش کر کے ایک بات پر غور کرو - عالم خیال مین پھر وہین چلو جہان وہ گائے کے کھرون کے نشانات دیکھے گئے تھے - اور ان کو پھر غور سے دیکھو -

مین - اچھا مین دیکھ رہا ہون -

ہومس - دیکھو غور سے دیکھو کہ کھرون کے نشانات کہین تو ایسے ہین جیسے یہ نشانات -

. . . .
. . . .

اور کہین کہین ایسے بھی ہین جیسے یہ

. . . .
. . . .

اور کہین ایسے ہین جیسے یہ

. . . .
. . . .

کیون کچھ یاد آتا ہے غور کر کے بتاؤ -

مین - نہین مجھے تو یاد نہین آتا -

ہومس - لیکن مجھے یاد آتا ہے بلکہ مین قسم کھا کر کہہ سکتا ہون - خیر اس وقت جب فرصت ہو گی تو پھر موقعہ پر چل کر یہ بات دیکھین گے اور اپنے خیال کی تصدیق کرین گے - افسوس میری سمجھ پر کیا پتھر پڑے تھے جو مین نے ان نشانات کو دیکھ کر پہلے ہی نتیجہ نہ نکال لیا -

مین - اور وہ نتیجہ ہے کیا؟

ہومس - بہت اچھا نتیجہ ہے یعنی یہ تعجب کی بات ہے کہ ایک گائے بھی تو سرپٹ گام چلتی ہے -

[illegible] کبھی سرپٹ دوڑنے لگتی ہے۔ خدا کی قسم واٹسن! کسی دیہاتی بھٹیارہ [illegible]
تھا جو اس قسم کا دھوکا اس کے ذہن میں آسکے بس اب دیکھو یہاں
[illegible] ہے میں کوئی نظر نہیں آتا۔ صرف وہ لوہار کا لونڈا کام کر رہا ہے۔ آپ
[illegible] پہ اور کوئی اور بات معلوم کرو۔

ہم دونوں چپ چاپ کمرہ سے نکلے اور سرائے کے میلے کچیلے صحن میں پہونچے۔ یہاں
اصطبل میں دو گھوڑے تھے جن کی غالباً کوئی خبرگیری نہ کرتا تھا۔ صحن سرائے کی طرح یہ
بھی میلے کچیلے تھے، اتنے میں ہومس کو کچھ خیال آیا اور اس نے ایک گھوڑے کا پچھلا پاؤں
اٹھا کر معائنہ کیا اور پھر خوب قہقہہ لگایا۔

ہومس۔ نعل تو پرانے ہیں لیکن تازہ لگے ہیں یعنی پرانے نعلوں میں نئی کیلیں جڑی ہوئی
ہیں۔ واللہ یہ معاملہ تو قابل یادگار ہے۔ اچھا آؤ اب لوہار کے پاس چلیں۔

لوہار بدستور اپنے کام میں مصروف تھا اس نے آنکھ پھیر کر بھی ہماری طرف نہ دیکھا
لیکن ہومس نے لکڑی اور لوہے کے ٹکڑوں کے اس انبار کی طرف جو دکان میں ڈھیر
تھا ادھر ادھر سے خوب غور و خوض کے ساتھ دیکھا۔

اسی اثنا میں عقب کی طرف سے ہم کو کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی کیا دیکھتے
ہیں کہ وہی بھٹیارہ چلا آرہا ہے۔ اس وقت اس کی ناک چڑھی ہوئی تھی تیوری پر بل
پڑے ہوئے تھے اس کی خونخوار آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ اور وہ سخت غضبناک
نظر آتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کی بھاری شام چڑھا ہوا ڈنڈا تھا۔ اور وہ کچھ اس قدر
ہیبت انگیز اور تہدید آمیز طریقہ سے آیا کہ میں نے احتیاطاً اپنی جیب میں ریوالور
درست کر لیا۔

بھٹیارہ! او شیطان کے بچو جاسوسو! تم یہاں کیوں آئے۔ تمہارا یہاں کیا کام تھا؟

ہومس (متانت سے) کیا ہے مسٹر رو بین ہائیس! کیوں ناراض ہوتے ہو تم تو کچھ ایسے گھبرائے
ہوئے نظر آتے ہو گویا تمہیں کسی بات کا پتہ لگ جانے کا خوف ہے۔

بھٹیارہ نے [illegible] سے خود کو سنبھالا پیشانی کے بل دور کئے۔ اور چہرہ پر
مکارانہ شگفتگی پیدا کر کے، خندہ دندان نما کیا جو اس کی ڈراؤنی صورت سے بھی
زیادہ خوفناک تھا۔

بھٹیارہ - آپ اس دوکان مین بڑی خوشی کے ساتھ ہر چیز کی [illegible] بھال کر سکتے ہین
لیکن دیکھو مسٹر! بندہ اس بات کو ہرگز پسند نہین کرتا کہ لوگ بغیر میری اجازت کے سرائے
مین ادہراُدہر تاک جھانک کرتے پھرین - لہذا بہتر ہوگا کہ آپ کوئی [illegible] ادا کرکے
یہان سے اپنے گھر کا دہندا لین ورنہ آپ صاحبان کے حق مین اچھا نہوگا
ہومس - اچھا مسٹر ہائیش! کوئی ہرج نہین - ہم تو صرف تمھارے گھوڑون کو دیکھتے تھے
لیکن خیر مین ایسا پیادہ چل سکون گا - میرے خیال مین قصر ہولڈرنیس یہان سے کچھ زیادہ
دور نہین ہوگا -
بھٹیارہ - جی ہان دو میل سے زیادہ نہین - یہ بائین ہاتھ کو راستہ جاتا ہی -
الغرض جب تک ہم لوگ سرائے سے نہ نکل گئے وہ مردود ہم کو تیز نظرون سے گھورتا ہی
رہا - ہم دونون سرائے سے نکلکر سڑک پر آے کچھ دُور چلے اور جب ایک گھوم کی آڑ مین ہم بھٹیارہ
کی نظرون سے غائب ہوگئے - تو ہومس ٹھہر گئے -
ہومس - کیا کہون! سرائے سے چلا آنا بہت بُرا ہوا بلکہ جو قدم مین وہان سے آگے بڑھاتا ہون
اپنے مقصد سے دور پڑتا جاتا ہون - نہین واٹسن! مین یہان سے آگے جانا نہین چاہتا - مین
سرائے سے دور نہین ہو سکتا - ہرچہ باداباد - مین تو ایک قدم آگے نہین بڑھاؤن گا -
مین - مجھے یقین ہوگیا ہے کہ اس روبین ہائیش کو تمام معاملہ معلوم ہے - مین نے اس سے
زیادہ سرکش اور منہ پھٹ بدمعاش کوئی نہین دیکھا -
ہومس - اوہو! آپ صرف اس بدمعاش کے ہی خیال مین ہین - جناب یہان تو ہر بات
عجیب ہی وہ گھوڑے وہ لوہار کی دوکان - یہ سب عجیب چیزین ہین یہ کل سرائے ہی نہایت
دلچسپ جگہ ہے - میرے خیال مین اب ہم اس سرائے کا معائنہ کسی اور طریقہ سے کرینگے -
جس جگہ ہم دونون کھڑے تھے اُس کے عقب مین دور تک ایک پہاڑی کے ڈھال کا سلسلہ
چلا گیا تھا جس پر بڑی بڑی سنگ ایک (چونہ کا پتھر) کی چٹانین نظر آرہی تھین اب ہم سڑک
سے ہٹ کر پہاڑی کی طرف چلنے لگے تھے - الغرض ہم تھوڑی دیر بعد پہاڑی پر چڑھنے لگے -
تھوڑی سی بلندی پر پہونچکر مین نے قصر ہولڈرنیس کی طرف نظر ڈالی جو سامنے صاف نظر
آرہا تھا تو دیکھا کہ ایک شخص بائیسکل پر سوار بڑی تیزی سے چلا آرہا ہی - ہومس نے بھی اُسے دیکھ
لیا اور جلدی سے میرے شانہ پر ہاتھ رکھ کر نیچے دبا دیا -

ہومس - بیٹھ جاؤ! واٹسن! دبک جاؤ۔

الغرض ہم دونوں پتھروں کی آڑ میں چھپ گئے - اور چھپنے ہی پائے تھے کہ وہ سائیکل سوار نہایت تیزی سے پاؤں مارتا ہوا ہمارے قریب سے سڑک پر گزرا - گرد و غبار کے اندر جو میں - نے اس شخص کی طرف غور سے دیکھا تو ایک شخص ایسا نظر آیا جس کے چہرے پر پریشانی برس رہی تھی ، رنگ زرد اور طبیعت گھبرائی ہوئی تھی منہ کھلا ہوا تھا اور آنکھوں سے وحشت ٹپکتی تھی - صاف تو نظر نہیں آسکا لیکن قرائن سے اس شخص کا چہرہ مسٹر جیمس وائلڈر کی بگڑی ہوئی صورت نظر آتا تھا - وہی وائلڈر جسے ہم نے کل رات نواب صاحب کے ساتھ دیکھا تھا۔

ہومس - اوہو واٹسن! یہ تو نواب صاحب کا سکرٹری معلوم ہوتا ہے آؤ دیکھیں یہ یہاں کیوں آیا ہو اور کیا کرتا ہو۔

الغرض ہم دونوں ایک چٹان سے دوسری چٹان پر چڑھتے چلے گئے حتیٰ کہ ہم ایک ایسے مقام پر پہونچے جہاں سے سرائے کا پھاٹک بخوبی صاف نظر آرہا تھا - وائلڈر کی بائیسکل دیوار سے لگی کھڑی تھی - عمارت کے آس پاس کوئی شخص پھرتا پھرتا نظر نہیں آتا تھا - اور نہ سرائے کی کھڑکیوں سے کیسی صورت نظر آتی تھی - اتنے میں رفتہ رفتہ آفتاب ڈوبنا شروع ہوا اور قصر ہولڈرنیس پر شفق نے زردیں رنگ پھیرنا شروع کردیا - اندھیرا ہو چلا تھا اور اسی دھندلکے میں ہم نے ٹمٹم کی دو لالٹینیں سرائے کے اندر روشن ہوتے دیکھیں - اور اس کے تھوڑی دیر بعد گاڑی کے چلنے کی گھڑگھڑاہٹ اور گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی - ٹمٹم سڑک پر تیزی سے چلنے لگی اور سیدھی چیسٹر فیلڈ کو روانہ ہوگئی۔

ہومس - کیوں واٹسن! کیا سمجھے؟

میں - میرے خیال میں تو کوئی شخص فرار ہوا ہے

ہومس - میں نے ٹمٹم میں جہاں تک میری نگاہ کام کر سکی صرف ایک آدمی دیکھا لیکن یہ شخص یقیناً مسٹر جیمس وائلڈر تھا کیونکہ وہ تو سامنے سرائے کے دروازہ پر موجود ہے۔

پردۂ تاریکی میں سے دفعتاً ایک مربع روشنی نمودار ہوئی - اور اس کے درمیان وہ سکرٹری یعنی وائلڈر کھڑا ہوا نظر آیا - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ شخص کسی کی آمد کا منتظر ہے اور سڑک کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہے - اس کے تھوڑی دیر بعد سڑک پر کسی آدمی کے آنے کا سایہ نظر آیا - دروازہ بند ہوگیا اور پھر چاروں طرف تاریکی چھاگئی - پانچ منٹ بعد

دوسری منزل پر ایک کمرہ میں لیمپ روشن ہوا جس کی روشنی کھڑکی پر نظر آرہی تھی۔
ہومس۔ اس سرائے کی تمام باتیں نرالی ہیں۔
میں۔ یعنے کھانے کا کمرہ دوسری طرف ہے۔
ہومس۔ ہاں یہ لوگ جواب اس کمرہ میں موجود ہیں وہ گویا خاص آدمی یا مہمان ہیں عام مسافر نہیں ہیں۔ اب خیال تو کرو کہ اس وقت اس جیمس وائلڈر کو اس سرائے میں کون سا کام ہے اور یہ کون شخص ہے جو اس طرح خفیہ طور پر اس سے ملنے آیا ہے۔ آؤ واٹسن! خواہ کچھ ہو لیکن آج تو جوکھوں میں ڈال کر اس معاملہ کی تفتیش ذرا قریب سے کریں گے۔
الغرض یہ رائے قائم کر کے ہم دونوں دبے پاؤں چھپتے چھپاتے سڑک پر آئے اور لوگوں کی نظروں سے بچتے ہوئے سرائے کے دروازے پر پہونچ گئے۔ بائیسکل ابھی اسی جگہ دیوار سے لگی رکھی تھی۔ ہومس نے جیب سے دیا سلائی نکال آہستہ سے جلائی اور پچھلے ٹائر کو دیکھا اور دیکھ کر مسکرایا۔ یہ ڈنلپ ٹائر تھا جس پر ایک پیوند بھی لگا ہوا تھا۔ اور ہمارے سر پر وہ کھڑکی تھی جس میں لیمپ جل رہا تھا۔
ہومس (چپکے سے کان میں) واٹسن! اگر تم دیوار کے سہارے دونوں ہاتھ ٹیک کر کھڑے ہو جاؤ تو میں ایک نظر کمرہ کے اندر جھانک لوں۔
الغرض ہومس کی ہدایت کے موافق میں دونوں ہاتھ دیوار پر رکھ کر کھڑا ہو گیا اور مسٹر ہومس اُچک کر میرے شانوں پر چڑھ گئے اور اس طرح سوار ہو کر انہوں نے کھڑکی کے ذریعہ سے کمرے کے اندر جھانکا لیکن جھانکتے ہی فوراً کود پڑے۔
ہومس۔ آؤ دوست! بس آؤ۔ آج ہم نے دن بھر بہت کافی کام کیا۔ اور میرے خیال میں جس قدر باتیں ہو سکتی تھیں وہ ہم نے سب معلوم کر لیں۔ اب ہمیں ڈاکٹر ہکس ٹیبل کے اسکول کو چلنا ہے جو یہاں سے بہت دور ہے۔ لہذا جس قدر جلد ممکن ہو سکے چل دینا چاہئے۔
ہم دونوں وہاں سے مدرسہ خانقاہیہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور دونوں اس قدر خاموشی سے وہ کہا دو کا تمام میدان طے کیا کہ کسی کے منہ سے ایک لفظ تک نہ نکلا اور جب ہم اسکول کے پاس پہونچے تو ہومس وہاں بھی نہ گئے بلکہ سیدھے میکلٹن اسٹیشن کی طرف روانہ ہوئے جہاں سے انہوں نے مختلف مقامات کو کئی تار ارسال کئے۔ الغرض بہت رات گئے

ہم مدرسہ مین داخل ہوے - مسٹر ہومس سیدہے ڈاکٹر صاحب کے کمرہ مین داخل ہوے
اور ان کو جو ہجوم رنج وغم سے منہ ہاتہ لپیٹے پڑے ہوے تھے جاکر تسکین دی - اس کے بعد
ہومس میرے کمرے مین تشریف لاے - اسوقت بھی وہ شخص اسی طرح چست وچالاک اور
پُراز قوت عمل نظر آتا تہا - جیسا صبح کو روانہ ہونے کے وقت تہا -

ہومس - لو دوست بس اب انشاء اللہ تمام معاملہ ٹھیک ہوجاے گا اور مجھے قوی امید ہے
کہ ہم کل شام سے پہلے ہی اس راز سربستہ کی عقدہ کشائی مین کامیاب ہوجاینگے -

اگلے روز دن کے گیارہ بجے ہم دونوں مشہور و معروف قصر ہولڈرنیس کے پھاٹک پر تھے جسکے بعد ہم اس راستہ پر چلے دونوں طرف خوبصورتی کے ساتھ خوبصورت درخت نصب کئے گئے تھے خراماں خراماں محل کے دروازے پر پہونچے۔ یہاں ایک خادم آکر ہم کو لیگیا اور نواب صاحب کے اُس کمرے میں پہونچا دیا جہاں وہ مطالعہ کیا کرتے تھے وہاں ہم نے مسٹر وائلڈر کو دیکھا جو اس وقت اپنے کو بہت کچھ لئے ہوئے اور گربہ مسکین بلکہ بھگت بنے ہوئے متین سنجیدہ نظر آتے تھے لیکن انکی بے قرار آنکھوں سے کل رات کی وحشت اور پریشانی کے آثار ضرور پائے جاتے تھے۔

وائلڈر۔ آپ غالباً حضور نواب صاحب سے ملاقات کرنے تشریف لائے ہیں۔ مجھے واقعی افسوس ہے کیونکہ نواب صاحب کی اس وقت طبیعت اچھی نہیں ہے جب سے انھوں نے وہ افسوسناک قتل کی خبر سُنی ہے اُن کے دل کو سخت صدمہ ہوا ہے۔ ڈاکٹر ہکسٹیبل نے کل شام بذریعہ تار جرمن ماسٹر کے قتل کی اطلاع دی تھی اُسی وقت سے وہ ملول و غمگین لیٹے ہوئے ہیں۔

ہومس۔ لیکن مسٹر وائلڈر میں نواب صاحب سے ضرور ملوں گا۔

وائلڈر۔ مگر وہ تو اپنے کمرہ میں ہیں۔

ہومس۔ میں وہیں جاؤں گا۔

وائلڈر۔ غالباً وہ سو رہے ہوں گے۔

ہومس۔ کچھ پروا نہیں میں انکو جگا لوں گا۔

مسٹر ہومس نے سخت سرد مہری اور روکھے پن سے سوال و جواب کئے تو سکریٹری صاحب کو معلوم ہو گیا کہ یہ شخص ماننے والا نہیں ہے۔ اور اس سے مزید بحث کرنا فضول ہے۔

وائلڈر۔ اچھا خیر مسٹر ہومس! اگر آپ مانتے ہی نہیں تو میں نواب صاحب کو آپ کے آنے کی

اطلاع دیے دیتا ہوں۔

تقریباً نصف گھنٹہ بعد نواب صاحب کی عظیم الشان ہستی نمودار ہوئی اُن کے چہرے پر مُردنی چھائی ہوئی تھی۔ منہ اُترا ہوا تھا اور وہ نہایت ملول و حزین نظر آتے تھے ہم نے نواب صاحب کو دیکھتے ہی ادب سے سلام کیا جس کا انہوں نے بخندہ پیشانی جواب دیا۔ نواب صاحب میز پہ بیٹھ گئے۔ اور ان کی سرخ ریش مبارک میز کی سطح پر پھیلنے لگی اس کے بعد وہ شان رئیسانہ سے ہم کلام ہوئے۔

نواب۔ اچھا تو مسٹر ہومس! آپ کیا چاہتے ہیں۔

لیکن میرے دوست کی نظریں سکریٹری کی طرف جمی ہوئی تھیں جو اس وقت نواب صاحب کے پاس کھڑا ہوا تھا۔

ہومس۔ حضور والا میرے خیال میں اس وقت زیادہ آزادی سے گفتگو ہو سکے گی جس وقت مسٹر وائلڈر یہاں نہوں گے۔

یہ سنتے ہی سکریٹری کا چہرہ اُتر گیا۔ رنگ زرد پڑ گیا اور اس نے غضبناک ہو کر ایک شرارت آمیز نگاہ مسٹر ہومس پر ڈالی۔

وائلڈر۔ اگر حضور کی خواہش یہ ہو تو........

نواب۔ ہاں ہاں! بہتر ہے تم باہر چلے جاؤ۔ اچھا اب مسٹر ہومس فرمائیے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

ہومس اس وقت تک خاموش رہے جب تک کہ سکریٹری صاحب کمرہ سے چلے نہ گئے اور اس کے بعد کمرہ کا دروازہ بند نہ ہو گیا۔

ہومس۔ حضور واقعہ یہ ہے کہ مجھے اور میرے رفیق طریق ڈاکٹر واٹسن کو ڈاکٹر ہکسٹیبل صاحب نے یقین دلایا تھا کہ حضور نے اس معاملہ میں کچھ انعام دینے کا وعدہ فرمایا ہے میں چاہتا ہوں کہ اس بات کی حضور والا کی زبان سے تصدیق ہو جائے۔

نواب۔ ہاں مسٹر ہومس! یقیناً میں نے انعام کا وعدہ کیا ہے۔

ہومس۔ اگر مجھے صحیح اطلاع دی گئی ہے تو اس کی رقم غالباً پانچ ہزار پونڈ ہے جو اس شخص کو دی جائے گی جو یہ بتا دے کہ نواب زادہ کہاں ہے۔

نواب۔ بیشک!

ہومس۔ اور ایک دوسری رقم ایک ہزار پونڈ کی اس شخص کو دی جائے گی جو اس شخص یا اشخاص کے نام بتا دے جنھوں نے نواب زادہ کو روک رکھا ہے۔

نواب۔ بالکل ٹھیک!

ہومس۔ اور اس آخری مد میں غالباً نہ صرف وہ لوگ داخل ہیں جو نواب زادہ کو بھگا لیگئے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی شامل ہیں جنھوں نے نواب زادہ کو موجودہ حالت میں محبوس رکھنے کی سازش کی ہے۔

نواب (بے قرار ہو کر) ہاں ہاں مسٹر ہومس! اگر آپ اپنا کام خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دینگے تو آپ کو انعام نہ دیے جانے کی کوئی وجہ نہیں۔

یہ سنکر میرے دوست نے ہاتھ ملے۔ بالکل اس طرح سے جیسے کوئی مکھی شہد دیکھ کر ہلا کرتی ہے جسے دیکھ کر میں سخت حیران ہوا کیونکہ میں اپنے دوست کی بے غرضی، استغنا اور کفایت شعارانہ زندگی سے خوب واقف تھا۔

ہومس۔ اچھا حضور میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت میرے سامنے حضور کی چیک بک رکھی ہوئی نظر آرہی ہے اور میں بیحد ممنون ہوں گا اگر حضور اس وقت میرے نام ۶ ہزار پونڈ کا چیک کاٹ دیں گے۔ اور یہ بھی زیادہ مناسب ہوگا کہ حضور اس کو کراس کر دیں کیونکہ میرا کاروبار جس بنک سے ہوتا ہے اس کا نام دی کیپٹل اینڈ کاؤنٹیز بنک شاخ آکسفورڈ اسٹریٹ لندن ہے۔

یہ الفاظ سنتے ہی نواب صاحب کرسی پر سے سیدھے ہوگئے اور ہومس کی طرف غصہ، حیرانی اور سختی سے گھورنے لگے اور درشتی سے فرمایا۔

نواب۔ کیا مسٹر ہومس! آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں۔ یہ مذاق کا کیا موقع محل ہے۔

ہومس۔ ہرگز نہیں حضور، میں تمام عمر میں آج سب سے زیادہ سنجیدہ گفتگو کر رہا ہوں۔

نواب۔ تو پھر آپ کا کیا مطلب ہے۔

ہومس۔ مطلب یہ ہے کہ یہ انعام میں نے لیلیا۔ میں جانتا ہوں کہ نواب زادہ کہاں ہے اور کم از کم ان لوگوں میں سے کچھ بعض کو جانتا ہوں جنھوں نے نواب زادہ کو روک رکھا ہے۔

اس وقت نواب کے چہرے پر غیظ و غضب سے سرخی دوڑ گئی اور انھوں نے تحکمانہ لہجہ میں پوچھا

نواب - اچھا تو وہ کہاں ہی؟
ہومس - وہ ہی یا کل رات تک سرائے امیل مرغ میں تھا جو حضور کے دردولت سے تقریبًا دو میل فاصلہ پر ہے -

ان الفاظ نے طلسمی کام دیا - نواب کی وہ حالت غائب ہوگئی اور وہ کسی فکر میں مبتلا ہو کر کرسی پر بیٹھ گئے -

نواب - اور آپ ملزم کس کو قرار دیتے ہیں -

اس وقت جو جواب شرلاک ہومس نے دیا وہ بھی بیحد حیرت انگیز تھا - وہ جھپٹ کر آگے بڑھا اور نواب صاحب کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولا -

ہومس - میں حضور کو ملزم قرار دیتا ہوں اور اب میں امید کرتا ہوں کہ حضور اس ۶ ہزار پونڈ کی چیک کاٹنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے -

آپ یقین فرمائیں یا نہ فرمائیں بندہ کی عادت میں جھوٹ بولنے سے اتنی ہی نفرت ہے جتنی ہندوستان کے شدھی بازوں اور سنگھٹن بازوں کو آزادی مادر وطن سے -

افسوس میں بات کہتے کہتے دور نکل گیا کہ کچھ رہا تھا اور کچھ بک گیا - خیر وہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اب آدم برسر مطلب وقت پڑے پر جس طرح مدبرین برطانیہ گرگٹ کی طرح رنگ بدل جاتے ہیں اسی طرح اس وقت مسٹر ہومس کے الزام عاید کرنے اور نواب صاحب کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر ان کو ملزم گردانے کے بعد وہی پُر از ہوائے غرور و نخوت دماغ جس کی نشو و نما سیاست میں ہوئی تھی اور جس میں زیادہ تر خیالات اس قسم کے آتے تھے کہ کسی آزاد قوم کو کس طرح غلام بنایا جائے افکار و حوادث کے تھپیڑے کھا کر صحیح ہو گیا - واقعی قدرت کے اس منظر میں عجیب سبق ہی کیوں تو میدان آزادی میں ہرن مستانہ وار چوکڑیاں بھرتا اور کلیلیں کرتا نظر آتا ہے - لیکن جب موت کے شکاری پیچھے پڑ جاتے ہیں تو بقول ایک گنوار فقیر کے جو یہ صدا کہا کرتا تھا کہ ع

کہ ہلما ہچہ مرت کا تو گیا چوکڑی بھول

اس وقت نواب صاحب جیسے میدان تدبر و مباحثت کے پہلوان نشاط کا بھی نقشہ بدل گیا تھا لب و لہجہ اور طرز تکلم کا رخ بدل گیا تھا - ذہانی چلا چلنے والا گھوڑا ٹھوکریں کھانے لگا - وہ فیل نشین اپنی آنکھی ترچھی سینہ تن چالیں بھولا - حق و صداقت کے پیادوں نے فہم و فراست

کا فرزین پلیٹ لیا، اور ضیق بچاکر شہ مات کا اشارہ کیا۔
نواب صاحب کرسی وجاہت پر لیٹ گئے۔ آنکھیں بند کرلیں۔ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔ اور کسی عمیق خیال میں غرق ہو گئے تھوڑی دیر بعد اس استغراق سے افاقہ ہوا اور پھر اسی قدیم رئیسانہ شان سے تحکمانہ لہجہ اختیار کیا۔ اور بڑی کوشش سے اندرونی جذبات کو دبا کر فرمایا۔
نواب۔ اس معاملہ کی کہاں تک آپکو خبر ہے۔
ہومس۔ سر سے پیر تک۔ میں نے کل رات آپ دونوں کو ایک جگہ دیکھ لیا ہے۔
نواب۔ کیا سوائے آپ کے اور اُن صاحب کے (واٹسن) اور بھی کوئی اس راز سے واقف ہے
ہومس۔ میں نے ابھی تک کسی سے نہیں کہا۔
یہ سنکر نواب صاحب نے کانپتی ہوئی انگلیوں میں قلم سنبھالا اور چاک بک کھولی۔
نواب۔ مسٹر ہومس! اپنا وعدہ ضرور پورا کروں گا۔ اچھا دیکھو میں آپ کے لئے چیک لکھنے والا ہوں خواہ جو اطلاع آپ نے ہم پہونچائی ہے وہ میرے لئے کتنی ہی ناگوار ہو جب میں نے یہ انعام تجویز کیا تھا تو مجھے ہرگز معلوم نہ تھا کہ واقعات یہ رنگ اختیار کریں گے۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ آپ اور آپ کے دوست صاحب دونوں نہایت عقیل و فہیم اور مصلحت شناس آدمی ہیں اس لئے میں یقین کرتا ہوں کہ اب اس معاملہ میں مصلحت سے کام لیا جائے گا۔
ہومس۔ میں حضور کا مطلب نہیں سمجھ سکا۔
نواب۔ اچھا تو میں صاف الفاظ میں بیان کیے دیتا ہوں اب چونکہ یہ معاملہ صرف آپ ہی دو صاحبان کو معلوم ہے اس لئے میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ اس کو طشت از بام کیا جائے یا کسی تیسرے کو کانوں کان بھی خبر ہو۔ میرے خیال میں آپ کی بارہ ہزار پونڈ رقم میرے ذمہ چاہئے کیوں ہے نا؟
ہومس مسکرایا اور سر ہلایا۔
ہومس۔ افسوس ہے حضور والا۔ اب اس معاملہ کا انتظام اسقدر آسانی سے نہیں ہو سکتا کیونکہ جرمن اُستاد کے قتل کا کیا جواب دوں گا۔
نواب۔ لیکن جیمس کو اس قتل کی کیا خبر تھی۔ آپ اس کو اس جرم کا ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے

یہ کام تو اس سفاک بدمعاش کا ہے جسے بدقسمتی سے جیمس نے اپنا آلۂ کار بنایا تھا۔

ہومس۔ لیکن حضور اس معاملہ میں میرا خیال بہت مختلف ہے۔ میرے نزدیک جب کوئی شخص کسی جرم کے ارتکاب میں مصروف ہو جاتا ہے تو سلسلہ فعل میں جس قدر مزید یا دیگر جرائم سرزد ہوں اُن سب کا وہ اخلاقی طور پر مجرم ٹھہرتا ہے۔

نواب۔ ہاں مسٹر ہومس! آپ سچ فرماتے ہیں۔ اخلاقی طور پر وہ ضرور مجرم ہے۔ لیکن یقیناً قانون کی نظروں میں وہ مجرم نہیں ہو سکتا۔ کوئی شخص کسی ایسے قتل عمد کا مجرم نہیں ہو سکتا جس کے ارتکاب کے وقت وہ موقعہ واردات پر موجود نہیں تھا۔ اور جس سے وہ اسیقدر نفرت کرتا ہے جسقدر کہ آپ صاحبان کر سکتے ہیں۔ جوں ہی جیمس کو واقعہ قتل کا حال معلوم ہوا اُس نے فوراً آ کر مجھ سے تمام حالات من وعن بیان کر دیے۔ اس کے دل میں ہول سما گیا ہے اور اُس کا ضمیر اس کو ملامت کر رہا ہے وہ سخت پشیمان ہے۔ قتل کا حال معلوم ہوتے ہی اُس نے اپنے تعلقات قاتل سے فوراً منقطع کر لیے۔ للّٰہ مسٹر ہومس اب کسی طرح اُس کو بچا لو میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اس کی جان بچا لو۔

اس وقت نواب صاحب کا تمام غرور و تجبر تمام رئیسانہ خودداری و خودپسندی اور تمام رعونت و فرعونیت غائب ہو گئی تھی۔ اُن کے چہرے سے گھبراہٹ اور خوف کے آثار نمایاں تھے۔ وہ گھبرائے ہوئے دانتوں سے ہونٹ دبا کر کمرے میں ادھر سے اُدھر ٹہلنے لگے اُن کی مٹھیاں بند تھیں اور وہ ہوا سے اس طرح لرز رہے تھے جیسے کوئی دیوانہ آخرکار چند منٹ بعد نواب صاحب نے اپنے جذبات اور حواس پر قابو حاصل کیا۔ میز پر بیٹھ گئے اور بولے۔

نواب۔ مجھے آپ صاحبان کا یہ عمل بہت پسند آیا کہ اس معاملہ میں کسی اور شخص سے گفتگو کرنے کے بجائے آپ سیدھے میرے پاس تشریف لے آئے۔ اس وقت کم از کم ہم اس بات پر کچھ تبادلہ خیال تو کر سکتے ہیں کہ اس کردہ معاملہ کی اہمیت کم کرنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔

ہومس۔ درست فرمایا حضور۔ یہ ٹھیک حضور جہاں تک میں خیال کرتا ہوں یہ بات اُسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب ہم آپس میں انتہائی صاف گوئی اور بغایت اخلاقی جرأت سے کام لیں۔ میرا خیال ہے کہ جہاں تک میرے امکان میں ہے میں حضور کی مدد کروں۔

لیکن قبل اس کے کہ میں کچھ کر دوں میں یہ چاہتا ہوں کہ اس معاملہ کی پوری تفصیل معہ جزویات کے مجھ سے بیان کر دی جاوے۔ تاکہ میں یہ سمجھ سکوں کہ اصل حقیقت معاملہ کیا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ حضور کا اشارہ جیمس والڈر کی طرف ہے یعنی آپ کا خیال یہ ہے کہ قاتل وہ نہیں ہے۔

نواب۔ ہاں وہ قاتل تو نہیں ہے۔ قاتل تو فرار ہو گیا۔

ہومس کھلکھلا کر ہنسے اور بولے۔

ہومس۔ غالباً حضور کو یہ تو معلوم ہی ہوگا کہ اس نیاز مند کو بھی دنیائے سراغرسانی میں کسیقدر شہرت اور عزت حاصل ہے پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ قاتل مجھ سے بچکر بھاگ جائے مسٹر روبین ہائیس کی نسبت میں نے کل رات اطلاع دیدی تھی اور آج رات کے وہ میری اطلاع دہی پر چسٹر فیلڈ میں گرفتار کر لیا گیا اور گرفتاری کی اطلاع بھی یہاں آنے سے قبل مجکو وہاں کے کوتوال نے بذریعہ تار مجھے دیدی ہے۔

نواب صاحب حیرت زدہ ہو کر کرسی سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے اور تصویر حیرت بنے ہوئے صُمٌ بکمٌ میرے دوست کے چہرے کو تکنے لگے۔

نواب۔ آپ میں کچھ اس بلا کی قوتیں اور قابلیتیں ہیں کہ دوسرے آدمیوں کو نصیب نہیں ہو سکتیں کیا روبین ہائیس گرفتار کر لیا گیا؟ میں یہ سنکر بہت ہی خوش ہوا۔ بشرطیکہ اسکی گرفتاری جیمس پر کوئی اثر نہ ڈالے۔

ہومس۔ یعنی حضور کے سکریٹری صاحب پر؟

نواب۔ نہیں میرے بیٹے پر۔!

اس مرتبہ مسٹر ہومس کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی وہ حیران و ششدر نواب صاحب کی صورت کو تکتے رہ گئے۔

ہومس۔ حضور سچ تو یہ ہے کہ میں اس معاملہ میں سخت حیران ہوں اس گتھی کی کچھ حضور ہی عقدہ کشائی فرمائیں تو بہتر ہوگا۔

نواب۔ میں آپ حضرات سے کوئی بات پوشیدہ نہ رکھونگا میں آپکی اس رائے سے متفق ہوں کہ اس معاملہ میں صاف گوئی بہترین پالیسی ہوگی خواہ وہ میرے لئے کتنی ہی تکلیف دہ

کیون نہ ہو۔

آہ اس معاملہ نے تو مجھے ان حالون کو پہونچا دیا۔ افسوس اگر کمبخت جیمس رشک وحسد اور حماقت سے کام نہ لیتا تو آج یہ مصیبت کیون نازل ہوتی مسٹر ہومس! جب مین جوان تہا تو دنیا کے تمام جوانون کی طرح مجہپر جوانی دیوانی بن کر سوار ہوئی۔ اور مین بھی ایک نوجوان حسینہ پر مرنے لگا۔ مین نے اس سے شادی کی درخواست کی لیکن چونکہ اس کو بھی مجھ سے محبت تھی اس لئے اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ شادی کرنے سے میری خاندانی اور رؤسانہ عزت ووجاہت کو بٹہ لگیگا۔ الغرض دونون کی زندگی عیش کے ساتھ یون ہی بغیر نکاح گزرتی رہی۔ آہ اگر وہ آج زندہ ہوتی تو مجھے کسی دوسری عورت سے شادی کرنے کی ضرورت کیون لاحق ہوتی۔ افسوس اُس کی زندگی نے وفا نہ کی اور وہ یہ لڑکا چھوڑ کر مرگئی۔ اُس روز سے مین اس لڑکے کی نہایت محبت وشفقت سے پرورش اور غور وپرداخت کر رہا ہون لیکن افسوس ہو دنیا کی رسمون اور قانون پر کہ اگرچہ وہ میرا بیٹا ہے لیکن مین اس کو علی الاعلان اپنا بیٹا تسلیم نہین کر سکتا بہرحال مین نے اپنا فرض ادا کیا۔ اس کو امیرانہ طریقہ سے پرورش کر کے اعلی درجہ کی تعلیم دی۔ اور جب وہ جوان ہوا ہے اُس وقت سے مین نے اسے اپنے ہی پاس رکھا ہو۔ افسوس اسکو کسی نہ کسی طریقہ سے اپنی پیدایش کا راز معلوم ہوگیا اور اُسی وقت سے وہ اپنا حق مجہپر جتا رہا ہو۔ اور دہمکی دیتا ہے کہ اگر اس کا مطالبہ پورا نہ کیا گیا تو وہ مجھے تمام دنیا مین بدنام کر دے گا۔ اور میری شادی کا جو المانگیز نتیجہ میان بیوی کی علیحدگی کی صورت مین نمودار ہوا ہے وہ بھی اسی لڑکے کی وجہ سے ہوا ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ میرے جایز چھوٹے بیٹے اور جایز وارث سے سخت نفرت کرتا ہے آپ یہ سوال کر سکتے ہین کہ جب یہ حالت تھی تو پھر مین نے اس کو اپنے یہان سے کیون نہین نکال دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی صورت شکل۔ عادات وشمایل بالکل اپنی والدہ سے ملتے جلتے ہین۔ اور جب مجھے اپنی معشوقہ یاد آتی ہے تو اُس لڑکے کو دیکھ کر دل کو کسیقدر تسکین ہو جاتی ہے اور محض اسی وجہ سے مین یہ تمام رنج والم عرصہ دراز سے برداشت کر رہا ہون۔ الغرض مین اس کو اپنے گھر سے نکال نہین سکا لیکن مجھے خوف تھا کہ کہین آرتھر یعنی لارڈ سالٹائر کو کسی قسم کی مضرت نہ پہونچ جائے اور اسی خیال سے مین نے اپنے چھوٹے بیٹے آرتھر کو ڈاکٹر ہکسٹابل کے مدرسہ مین بھیجدیا۔

اب خیال فرلیئیے کہ اس کمبخت جیمس کی یہ خراب عادت ہے کہ وہ ذلیل لوگون کی صحبت بہت پسند کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے نہ معلوم کس طرح اس شخص روبین ہائیس سے یارانہ گانٹھ لیا۔ جو میری رعایا اور یہ جیمس بحیثیت میرے مختار عام کے کام کرتا ہے۔ یہ ہائیس ہمیشہ کا پاجی اور بدمعاش ہو۔ چنانچہ جب جیمس نے آرتھر کو بھگا لیجانے کا ارادہ کیا تو اس نے اپنا آلۂ کار اسی روبین ہائیس کو بنایا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ مین نے اس روز آرتھر کو خط لکھا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیمس نے میرے خط کا لفافہ کھول لیا اور اس مین بجائے میرے خط کے اپنا تحریر کردہ خط بند کر دیا۔ اور آرتھر کو لکھا کہ وہ اس سے اسکول کے پیچھے جنگل مین ملے اور یہ بھی دہوکا دیا کہ اس کی والدہ صاحبہ تشریف لائی ہین اور اس کو دیکھنا چاہتی ہین۔ الغرض اس طرح چالبازی سے اس لڑکے کو بہکا لیا اور وہ جنگل مین ملنے پر آمادہ ہوگیا۔

اسی روز شام کو جیمس بایسکل پر سوار ہو کر وہان گیا۔ یہ مین آپ سے جو کچھ بیان کر رہا ہون وہ خود جیمس کا بیان کردہ ہے اور اس نے آرتھر سے کہا کہ اس کی والدہ دیکھنے کے لئے بیحد بے قرار ہو رہی ہے۔ اور وہان کہا در مین ایک موقعہ پر اس کی منتظر ہے اور اگر وہ رات کے ۱۲ بجے پھر اس جنگل مین آجائے تو اس کو وہان ایک شخص گھوڑا لئے ملیگا اور وہ اسکو اپنی ہمراہی مین لیجا کر اس کی والدہ سے ملا دیگا۔ الغرض وہ بھولا بچہ اس کے دہوکے مین آگیا۔ وہ رات کے بارہ بجے عین وعدہ پر آیا۔ جہان اس کو وہی بدمعاش گھوڑا لئے ملا۔ آرتھر اس پر سوار ہوگیا اور وہ دونون وہان سے چلدیے۔

اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے اُن کا تعاقب کیا۔ کیونکہ جیمس کو اس بات کی خبر کل ہی ملی ہو اور اثنا راہ مین ہائیس نے تعاقب کنندہ کے سر پر لٹھ مارا جس کے صدمہ سے وہ غریب جان بحق تسلیم ہوا وہ بدمعاش روبین ہائیس میرے لڑکے آرتھر کو ساتھ لیکر سرائے اصیل مرغ مین آیا اور اس کو وہان دوسری منزل کی ایک کوٹھری مین بند کر دیا اور اپنی بیوی کو جو ایک بہت اچھی اور نیک عورت ہو لڑکے کی نگہداشت کے لئے تعینات کر دیا۔ یہ عورت اگرچہ خود بہت نیکدل اور مہربان عورت ہے لیکن اپنے بدمعاش خاوند کے پوری طرح قبضہ مین ہے۔

اچھا تو مسٹر ہومس معاملہ کی یہ صورت تھی جب مین نے دو دن ہوئے آپ سے پہلی

بار ملاقات کی تھی۔ اور زیادہ حال مجھے قطعی معلوم نہین تہا۔ آپ سوال کرسکتے ہین کہ یہ حرکت کرنے سے جیمس کی کون سی غرض پوری ہوتی تھی۔ مین یہی کہون گا کہ وہ اپنے جذبۂ رشک حسد اور نفرت وحقارت کو جو اُسے آرتھر سے تہا تسکین دینا چاہتا تہا۔ اس کا خیال یہ تہا کہ وہی میری تمام جائداد کا واحد مالک بنے۔ اور وہ ملک کے اُن قوانین کو ہزارون گالیان دیا کرتا تہا جنھون نے اس کو اپنے باپ کی وراثت سے محروم الارث کردیا تہا۔ اس کے علاوہ اس کا ایک اور مقصد بھی تھا۔ اس کی خواہش یہ تھی کہ مین قانون وراثت کو توڑ دون اور اس کا خیال تھا کہ مین ایسا کرسکتا ہون اور جیمس کے نام اپنی تمام جائداد بذریعہ وصیت نامہ چھوڑ سکتا ہون۔ وہ مجھ سے اس بارہ مین ایک سودا بھی کرنا چاہتا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر اس نے آرتھر کو بھگا لیا تو مین خوشی سے پولیس تک معاملہ نہین پہونچاؤن گا۔ اور وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ اگر مین قانون وراثت توڑ دون تو وہ آرتھر کو واپس لا دیگا۔ لیکن اس نے ابھی کچھ نہین کیا تھا۔ کیونکہ رفتار وقعات کچھ ایسی تیز نکلی کہ اس کے منصوبے پیچھے رہ گئے اور وہ انکو صورت عمل نہ دلیکا۔

جس بات سے اس کے تمام منصوبے خراب ہوے وہ یہ بات تھی کہ جرمن اُستاد کی لاش آپ لوگون کو دستیاب ہوگئی۔ اس کی خبر سنتے ہی جیمس کے دل مین ہول سما گیا۔ وہ گھبرا گیا۔ لاش کا حال ہم لوگون کو ڈاکٹر ہکسٹیبل نے کل ہی سہپر کو بذریعہ تار بتایا ہے۔ اس وقت ہم دونون دار المطالعہ مین بیٹھے ہوے تھے۔ جیمس کو اس خبر کے سنتے ہی کچھ پریشانی لاحق ہوئی کہ میرا شبہہ بڑھ گیا جو کسی حد تک پہلے ہی سے دل مین تہا اب مجھے یقین کامل ہوگیا ہے کہ میرے لڑکے آرتھر کا اغوا اسی نے کیا ہے۔ الغرض مین نے اس کے خوب لتے لیئے اس نے بھی ڈر کر تمام حال شروع سے آخر تک بیان کردیا۔ اور پاؤن پر گر کر بصد منت وزاری کہا کہ ابھی معاملہ کو دو تین دن تک یون ہی رہنے دیا جائے تاکہ اس کے بدنصیب شریک جرم روبین ہائیس کو فرار ہوکر جان بچانے کا موقعہ ملسکے الغرض اس کی منت وزاری نے میرے دل پر اثر کیا اور مین نے اس کی التجا منظور کرلی اور جیمس فوراً بائیسکل پر سوار ہوکر سراے اصیل مرغ مین گیا۔ تاکہ اپنے دوست ہائیس کو جلد پیش آنیوالے خطرون سے آگاہ کرکے ا[illegible] سا کو اس قدر روپیہ بہم پہنچا دے کہ وہ وقت آنے سے پہلے فرار ہوکر اپنی جان بچا سکے۔ لیکن مین وہان دن کے وقت نہین جا سکتا تھا۔ کیونکہ اگر مین

ایسا کرتا تو لازمی طور پر لوگون مین چہ میگوئیان شروع ہو جاتین لیکن جون ہی کہ رات ہوئی مین فوراً اپنے پیارے بیٹے آرتھر کو دیکھنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ مین نے اُسے تندرست اور بخیر و عافیت دیکھا۔ صرف اتنی بات ضرور تھی کہ چونکہ وہ ہولناک خون خود اُس کی آنکھون کے سامنے ہوا تھا اس لیے وہ سہما ہوا تھا۔ اب اگرچہ میرا دل نہین چاہتا تھا لیکن مین وعدہ کر چکا تھا لہذا مین نے آرتھر کو ابھی تین دن اور مسز ہائیس کی حفاظت مین چھوڑ دینا منظور کر لیا۔ کیونکہ اگر اس کو ظاہر کر دیا جاتا تو پولیس ضرور پوچھتی کہ نواب زادہ کہان سے ملا۔ اور پھر اسی قصہ مین جرمن ماسٹر کے قتل و قاتل کا بھی سلسلہ اُٹھتا جس کا ظاہر کرنا ہمین منظور نہین تھا۔ اور مین صاف عرض کرتا ہون کہ میری سمجھ مین نہین آتا کہ ہیمس پر حرف آئے بغیر وہ قاتل کیونکر سزایاب ہو سکتا ہے۔ مسٹر ہومس، آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تمام معاملہ صاف صاف بیان کر دون لہذا مین نے آپکی بات کا اعتبار کر کے جو کچھ واقعی حال تھا وہ بیان کر دیا اب ع

تو دانی حساب کم و بیش را

ہومس۔ مین حضور کی اس صاف گوئی سے بہت خوش ہوا۔ اور جس قدر مجھ سے اس معاملہ مین مدد ہو سکے گی اس سے ہرگز دریغ نہ کرون گا۔ لیکن مین حضور کو اس امر سے آگاہ کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہون کہ حضور نے اس معاملہ مین پڑ کر خود کو قانون کی نظرون مین ایک نازک اور خطرناک پوزیشن مین ڈال دیا جس کا بیان ہونا مشکل ہے۔ حضور نے ایک کرم فرمائی سے کام لیکر ایک سنگین جرم کا اخفا فرمایا۔ دوسرے حضور نے ایک قاتل کے فرار ہونے مین مدد دی۔ کیونکہ یہ امر یقینی ہے کہ جو کچھ بھی زر نقد ہیمس وائلڈر نے اپنے شریک جرم کو جان بچانے کے لئے دیا وہ حضور ہی کے خزانہ سے برآمد ہوا تھا۔ اس تمام جرم کی ذمہ داری حضور پر عاید ہوتی ہے۔

نواب صاحب نے سر کے اشارہ سے اپنا قصور تسلیم کیا۔

ہومس۔ واقعی یہ ایک نہایت نازک اور سنگین معاملہ ہے علاوہ ازین جو برتاؤ حضور نے اپنے چھوٹے بیٹے سے کیا ہے وہ اور بھی زیادہ مستلزم الزام ہے کیونکہ حضور نے غریب نواب زادہ کو تین دن کے لئے قاتلون اور بدمعاشون کے پنجہ مین چھوڑ دیا ہے جو نہایت خطرناک فعل ہے۔

نواب۔ لیکن بڑی قسما قسمی کے بعد اور . . . .

ہومس۔ ایسے لوگون کی قسمین کس کام کی۔ کیا حضور کے پاس اس امر کی کوئی ضمانت ہے کہ وہ

لوگ نواب زادہ کو پھر روپوش نہین کرینگے۔ الغرض اپنے گناہ گار اور مجرم بیٹے کی تقصیرات پر پردہ ڈالنے کی غرض سے حضور نے اپنے ناکردہ گناہ اور معصوم چھوٹے بیٹے کی جان جوکھون مین ڈال دی ہے حضور کا یہ فعل بالکل ناقابل معافی ہے۔

تصر ہولڈرنیس کے مغرور اور معزز نواب صاحب کے کانون مین خاص اپنے محل مین بیٹھے ہوئے اس قسم کی صلواتین سننے کی کب عادت تھی اس کا رنگ سرخ ہوگیا۔ چہرہ غصہ سے تمتمانے لگا۔ اور اسکی آنکھون سے شعلے نکلنے لگے۔ لیکن ضمیر یعنی وہ خفیہ محتسب جو مجرمون کی سختی اور اسفندیاری کو عرق ندامت مین غرق کر دیتی ہو اسوقت قابو یافتہ تھی لہذا باوجود اسقدر مشتعل اور برافروختہ ہونے کے بھی نواب صاحب اُسی طرح صمٌ بکمٌ رہے۔

ہومس۔ اچھا مین حضور کی مدد کرون گا مگر ایک شرط سے کرون گا۔ حضور فوراً اپنے پیش خدمت کو طلب فرمائین اور اجازت دین کہ جو حکم مین مناسب سمجھون وہ اس خدمتگار کو دون اور وہ اسکی تعمیل فوراً کرے

نوابصاحب نے زبان سے تو کچھ نہ کہا لیکن فوراً برقی بٹن دبایا گھنٹی بجی اور فوراً ایک خدمتگار حاضر خدمت ہوا

ہومس۔ تم کو یہ بات سنکر بڑی خوشی ہوگی کہ تمہارا چھوٹا آقا مل گیا ہو لہذا حضور نوابصاحب کی خواہش یہ ہو کہ تم فوراً ایک سواری لیکر سرائے اصیل مرغ کو روانہ ہو جاؤ اور وہان سے لارڈ سالٹایر کو سوار کرکے محل مین لے آؤ۔ یہ سنکر خدمتگار بہت خوش اور بغلین بجاتا ہوا سلام کرکے روانہ ہوگیا۔

ہومس۔ اب چونکہ ہم مستقبل کی پیشبندی کرچکے ہین لہذا گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط پر عمل کرتے ہوئے ہم گذری ہوئی باتون کو بھی بنظر کرم دیکھ سکتے ہین۔ میری پوزیشن سرکاری نہین ہو لہذا مین کوئی وجہ نہین دیکھتا کہ جب تک قانون کا مقصد یونہی پورا ہوسکتا ہو مین تمام باتون کا راز فاش کرون اب رہا معاملہ اس بدمعاش ہائیس کا اسکی نسبت مین کچھ نہین کہ سکتا۔ پھانسی کا تختہ اسکا انتظار کر رہا ہو اور مین اس کی جان بچانے کے لئے کچھ نہین کرون گا یہ بھی مین عرض نہین کرسکتا کہ وہ گرفتاری کے بعد عدالت مین کیا بیان کریگا۔ لیکن اگر حضور چاہین تو یقیناً اس مردود کے اسقدر ذہن نشین کرا سکتے ہین کہ اس کا فائدہ اسی مین ہو کہ عدالت مین چپ سادھ رکھے پولیس والون کے نزدیک تو نواب زادہ کے اغوا کی وجہ صرف یہ ہوگی کہ اس کو ہائیس نے محض فدیہ وصول کرنے کیلئے بھگایا تھا لہذا اگر معاملہ کی اصلیت وہ خود معلوم کرنا نہین چاہتے تو مجھے کیا غرض پڑی ہو کہ مین اپنی زبان سے عقدہ کشائی کرتا پھرون بس اب آخر مین اسقدر بات مین حضور کو جتا دینا ضرور سمجھتا ہون

کہ آیندہ جیمس وا ُلمڈر کا قصر ہولڈرنیس مین رہنا مزید آلام و مصائب کا باعث ہوگا۔
نواب صاحب۔ ہان مسٹر ہومس! یہ بات مین خود بھی اچھی طرح سمجھ چکا ہون اور یہ معاملہ پہلے ہی طے کیا جا چکا ہے کہ بس اب وہ یہان سے کالا منہ کر جائیگا اور آیندہ سے آسٹریلیا کے جنگلون مین قسمت کریگا لیکن یہان نہ رہیگا۔
ہومس۔ اگر ایسا ہے تو مین حضور کا قول یاد دلاتا ہون حضور نے خود فرمایا تھا کہ حضور کی شادی کے بعد جو بدمزگیان پیدا ہوئی تھین وہ اسی جیمس وا ُلمڈر کی وجہ سے پیدا ہوئی تھین لہذا مین رائے دونگا کہ اب حضور تلافی مافات کرین اور جس طرح ہوسکے نواب بیگم سے مصالحت کرکے انکو محل مین لے آئین اور جو تعلقات دونون میان بیوی مین اس سے پیشتر موجود تھے وہ پھر بحال کرنے کی کوشش فرمائین۔
نواب۔ مین نے اس کا بھی انتظام کرلیا ہے چنانچہ آج صبح مین اس بارہ مین بیگم صاحبہ کو خط لکھ چکا ہون۔
ہومس (چلنے کے لئے اٹھکر) اگر ایسا معاملہ ہے تو ان خوش آیند نتائج کو جو ہمارے شمالی انگلستان مین آنے سے پیدا ہوئے ہین اور میرا دوست واٹسن حضور کو ہدیہ تبریک تہنیت پیش کرتے ہین لیکن اس معاملہ مین ایک چھوٹی سی بات اور بھی ہے جسپر مین چاہتا ہون کہ حضور کچھ روشنی ڈالین۔ اور وہ یہ ہے کہ اس بدمعاش ہائیس نے اپنے گھوڑے کے نعل ایسے جڑے تھے جنسے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بیلون کے نعل ہین کیا یہ عجیب غریب فریب کاری اُس نے مسٹر وا ُلمڈر سے سیکھی تھی؟ یہ سنکر نواب صاحب کچھ دیر تک تو سر بگریبان رہے انکے چہرے سے حیرت و استعجاب کا اظہار ہورہا تھا بعد ازان انھون نے ایک دروازہ کھولا اور مسٹر ہومس کو اور مجھے ایک بڑے کمرہ مین لے گئے جو بطور عجائب خانہ کے آراستہ کیا گیا تھا اس کمرہ مین شیشہ کا ایک بکس ایک گوشہ مین رکھا ہوا تھا جسپر کچھ تحریر بھی تھا۔ نواب صاحب نے تحریر کی طرف اشارہ کیا تحریر مین یہ عبارت لکھی

یہ نعل قصر ہولڈرنیس کی کھائی مین سے کھدائی کے وقت برآمد ہوئے تھے یہ نعل گھوڑون کے لیے ہین لیکن نیچے کی طرف سے یہ ایسے بنائے گئے ہین گویا کسی بیل کے کھر ہین تاکہ تعاقب کنندگان کو دھوکا دیا جاسکے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ نعل قرون وسطی مین قصر ہولڈرنیس کے کسی نواب نے بنوائے تھے جو ملک مین قزاقی کیا کرتا تھا۔

مسٹر ہومس نے شیشہ کا بکس کھولا اپنی ایک انگلی کو تھوک لگاکر ان نعلون پر پھیرا انگلی پر میل جم گیا جو گویا تازہ کیچڑ کی ایک باریک تہ تھی گذشتہ
ہومس (بکس بند کرکے) حضور کا بہت بہت شکریہ یہ شمالی انگلستان مین دوسری عجیب و غریب چیز ہے جو میری نظر سے
نواب۔ اور پہلی چیز کیا ہے۔
ہومس نے ۶ ہزار پونڈ کا چک نہایت پیار سے تہ کیا اور احتیاط کیساتھ جیب مین رکھکر کہا دوسری عجیب چیز یہ چک ہے فقط

ختم شد